نحن نقص علیک احسن القصص و ان کنت من قبلہ لمن الغافلین
نمبر دوم
خیال محبوب
شہر ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۸ھ

نحن نقص علیک احسن القصص وان کنت من قبلہ لمن الغافلین

نمبر دوم

خیال محبوب

شہر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۸ھ

مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب المتخلص بعرشی - باہتمام منشی محمد لطف علی خان سہیل

مطبع سہیل دکن واقع حیدرآباد دکن مین چھاپا گیا

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ صلوۃ یقضی دینہ ویودی حقہ

مکالمہ

راوی - اتنے مین میم صاحب کے پاس چٹھی آئی

دُردانہ بیگم - ڈبیا دیا سلائی -

راوی - واہ بیگم صاحب واہ اب ہم سے بھی دلگی کرنے لگین -

دردانہ بیگم - اوئی یہ کون مردوا ہے

راوی افسوس ہے آپ نہین پہچانتین

ہم آپ کے ساتھ ساتھ رہتے ہین

دردانہ بیگم - عالم آرا یہ کسکی آواز آتی ہے کوئی مردوا ہے ہوا مگر دکھائی نہین دیتا -

راوی دکھائی کیونکر دے - الوپ انجن لگا ہوا ہے -

لاغر اتنا ہون کہ گر تو بزم مین جاوے مجھے
میرا تو منہ دیکھکر گر کوئی بتلادے مجھے

دُردانہ بیگم آپ ہین ناوبست -

خیال محبوب نمبر دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ و الصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ صلوۃ یقضی دینہ ویودی حقہ۔

مکالمہ

راوی ۔ اتنے مین ہیم صاحب کے پاس چٹھی آئی

دروانہ بیگم ۔ ڈبیا دیا سلائی ۔

راوی ۔ واگہ بیگم صاحب واہ اب ہم سے بھی دلگی کرنے لگین ۔

دروانہ بیگم ۔ اوئی یہ کون مردوا ہے

راوی افسوس ہے آپ ہمین پہچانتین ہم آپ کے ساتھہ رہتے ہین

دروانہ بیگم ۔ عالم آرا یہ کسکی آواز آتی ہے کوئی مردوا ہے موا مگر دکھائی نہین دیتا ۔

راوی دکھائی کیونکر دے ۔ الوپ انجن لگا ہوا ہے ۔

لاغر اتنا ہون کہ گر تو بزم مین جاوے مجھے
میرا تو منہ دیکھکر گر کوئی بتلادے مجھے

دردانہ بیگم آپ ہین ناوبسٹ ۔

راوی - جی حضور

دردانہ بیگم - ہمنے بہوت پیٹ بہرا تہا - اب کوئی خوف کا محل نہین اپ اس محفل مین رہین -

راوی میم صاحب نے چیٹھی پڑہی تو لکہا تہا - کہ -

چیٹھی

مائی ڈیر مس - صبح سے آپ کا انتظار ہے اب شام ہونے کو آئی مگر تم نہ آئین اگر آسکتی ہو تو آجاؤ ورنہ اطلاع دو کہ کب تک آؤ گی

رقیمہ

تہامسن

میم صاحب نے بیگم صاحب کو پڑہکر سنایا تو اونہون نے کہا یہ نہ ہونے کا آج پوری کہانی سنے بغیر ہم جانے نہ دین گے ڈنر نہین کہانا ہوگا - ہم لوگون مین ایک وقت کا کہانا کہلانا عیب ہے -

میم - اب آپ دق کرنے لگین -

نرم آرا - چاہو جو سمجہو مگر ناول سنے بغیر ہم جانے نہ دینگے واللہ غضب کرتی ہو ہماری مجلس موقوف ہوگئی آپ کی کہانی مین اور آپ ہمل کامون کی لیتی ہین -

میم - کہانے کے بعد تو اجازت دوگی -

نرم آرا - کیون نہین کہانے کے بعد آپکو اختیار ہے خواصون کو معلوم ہوگیا کہ بیگم صاحب کی زبان پر ڈنر کا لفظ آیا اب سارے گہر مین کہلبلی پڑگئی رینڈنے غریب غربا کی گلیون مین گہوم رہی ہین انڈے بیچنے ہو خدمت گار ہانک لگا رہی ہین - مرغیون کے جوڑے کوئی بیچیا ہے خانساماں بیراسر گرم اہتمام - بار رحیں اندر سے باہر - باہر سے اندر جاتی تہی فرمایش پر فرمایش کرتی تہی - رؤف النسا خانم سہیلی جہلاتی تہی کہ اب ہمارا نام برائی سے نکلیگا فخر النسا بیگم بہی داستان سننے مین مشغول ہین ادہر شام ہوگئی ہمکو چہینا پڑے گا وہان

تو یہ ہنڈیا پک رہی تھی یہان میم صاحب نے لکھا۔

چٹھی

مائی ڈیر مسٹر تھامسن۔ آپ اپنے ہی دل مین غور فرمائین کہ بغیر ضروری کام کے مین رہ سکتی ہی کوئی ایسی ہی بات ہے جسکو مین بالمشافہہ کہون گی ڈنر کھا لیجئے تمکو یہان دعوت ہے شاید دس بجے تک مین آجاؤن گی پھر ادہر متوجہ ہو کر کہنے لگی کہان تک ہنسے کہا تھا۔

نیر ہم آر ا۔ وہان تک کہا تھا کہ ہماری شعر خوانی کی نوبت آگئی تہی۔

مسلمانان مراد ستے دلی بود
کہ باو سے گفتنے گر شکلے بود۔

دل پر درد و بار مصلحت بین
کہ استظہار ہر اہل دلے بود

مگر دا بے کہ مے افتاد از غم
تبدیر پرسش امید ساحلے بود

برین حال پریشان رحمت آرید
کہ دستے کاردانی کاملے بود

مرا تا عشق تعلیم سخن کرد
حدیثم نکتہ ہر محفلے بود

زمن غائب شد اندر کوی جانان
دلے چہ دامنگیر یارب منزلے بود

ہنر بے عیب حرمان بود لیکن
زمن محروم تر کسے سائلے بود

سر شکم در طلب دریا فشاند
ولے از وصل او بیحاصلے بود

میم بس اوس جوان نے کہا کہ

ناول

مینے اپنے دل مین ٹھان لی کہ شادی نکرون گا مگر تقدیر مین کھا ہی کچھ اور

تھا قسمت سے منزور تھا کہ انگشت نمائی خلق بنون لوگ مجھکو دکھا دکھا کر یہ کہین۔

آنکہ ہرگز باستانہ عشق
پائے نہ نہادہ بود سر بہ نہاد

ایک دن کسی تقریب مین زنانی سواریون کی آمد ہوئی گھر بھر حسن کا گلستان بنا تھا۔

مکالمہ

فخر النسا۔ یا۔ یون کہئے کہ حسینون نے میرے گھر کا تعلیقہ لیا تھا۔

ناول

اتفاق سے مین باہر گیا تھا گھر مین نہ تھا۔ باہر سے جو آیا سنیدسے غلبہ انکا زاستہ لیا جیسی ہی ڈیوڑھی پر پہنچا ویسی ہی ایک چہاردہ سالہ

کو قفس سے اوترتے دیکھا دیکھتے ہی غش آنے لگا اور اوس غارتگر ہوش وتوان کی ایک نظر مجہپر پڑی اور گلے پر چھری پھیر دی ایک ہی غمزہ مین حلال ہو گیا۔

ملی چتون جو ظالم کی نظر سے
صدائے الحذر نکلی جگر سے

اوس آنکھہ کی تعریف کن لفظون مین کیجائے اوس آنکھہ کی تصویر ہے جو مولوی محمد ابوالمجید آزاد کے شعر مین اوتاری گئی

کیا کیا ادائین ہین نگہہ لاجواب مین
شوخی مین ہے حجاب حیا اضطراب مین

سینے کہا۔

مجھسے پوچھو جنبش مژگان کہ نشتر کی طرح
سینے مین گڑنے لگے دلمین اوترجانیکو ہے

چار آنکھین بھی نہ ہونے پائی تھین کہ ایک عجیب دربا اداسے حیا کے

آنچل سے منہ چھپا لیا اور چل نکلین کہ
میرا تن بدن سنسنانے لگا اوسوقت
میری زبان سے کچھ نہین نکلا سوائے
اسکے کہ۔

اسے جذب شوق لا او سے پہلے پردہ کھینچکر
جاتا ہے کوئی منہ کو چھپائے حیا کئے

یہ شعر پورا ابھی نہین پڑھا تھا کہ تن بدن
لوٹنے لگا دل کا وداع جو مشکل کام ہے
میرے روبرو پیش ہوکر کہنے لگا

رخصت ہے دل کی روتی ہین مل ملکے حسرتیا
جاتا ہے آشنا کسی ناآشنا کے ساتھ

وہ اودہر گئین دل اونکے ساتھ گیا اور
جان نکے لالے پڑ گئے ایک زہر چڑھ گیا
روح کھیچ کھیچ کر ایک مسکنہ سا ہوگیا
سینے کہا

ضعف آتا ہے دل کو تھام تو لو
بولیو مت بھلا سلام تو لو + +

مگر اللہ ری استغنا ایک ذرہ توجہ

نہ کی یہانتک کہ مین تھرتھرا کر
گر پڑا اور بیہوش ہوگیا۔ پھر نہین
معلوم کیا ہوا ایک نظر کیا تھی
بزم آرا۔

تھی نظر یا کہ رحی کی آفت تھی
وہ نظر ہی وداع طاقت تھی
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ
دلبری کرنے لگا پیدا ن ناز
رنگ پھر ایسے کر گیا پرواز
پھر نہین معلوم کیا ہوا۔
آفت جان ناتوان دیکھی
یک بیک مرگ ناگہان دیکھی
جلوہ دیکھا جو حور طلعت کا
سامنا ہوگیا قیامت کا
دیکھکر اوس پری شمائل کو
رہ گیا تھام تھام کر دل کو
دل کو مین ڈہونڈھتا رہا نہ ملا
آنکھ لگتی ہی پھر پتا نہ لگا

رنگ چہرے سے اڑ گیا کوسون
دل سے ہین مجھسے دل جدا کوسون

آبرو کا لحاظ و پاس کیسے
ہوش ہین آون یہ حواس کیسے

آنکھ کھلی تو پلنگ پر پایا دوست آشنا گھیرے ہوے دلاسا دے رہے ہین اوٹھ بیٹھا تھوڑی دیر تک تو آنکھون مین اندھیری چھائی رہی لوگ چھیڑ چھیڑ کر جان لیتے تھے کوئی کہتا تھا خیر تو ہے کوئی کہتا تھا کہ کچھ اپنا حال تو بتاؤ۔

یار غمخوار و مونس و ہمدم
کہہ رہے ہی تجھے خدا کی قسم

کیون ہے ایسا اداس خیر تو ہے
کیون اڑے ہین حواس خیر تو ہے

مینے کہا خیریت ہے کچھ نہین مین اچھا ہون۔

لوگ۔ پھر آپ تیورا کر کیون گر پڑے۔

مین جیسے ہی دروازے مین قدم رکھا آنکھون مین تاریکی چھائی کیا جانے کیا بات تھی گر پڑا۔ آئی گئی بات ہوگئی مگر دل کی عجیب کیفیت تھی قابو سے جاتا رہا۔ ہر چند سمجھاتا ہون مانتا ہی نہین وحشت ایک پہلو قرار لینے نہین دیتی اٹھ اٹھکر ٹہلتا تھا اشعار فراق بر زبان حسرت کا سمان تھا۔

مکالمہ

بزم آرا بیگم اور فخر النسا بیگم اوٹھین وہ اودھر اشعار پڑھتی تھین یہ اودھر سمان باندھ رہی تھین

بزم آرا۔ شعر کا موقع ہے

فخر النسا۔ سمان باندھنے کا وقت ہے

بزم آرا۔ میم صاحب نے پہلے شعر کہا تہا کہ سمان فخر النسا بیگم بیٹھ گئین۔

بزم آرا۔ ٥

آن یار کزو خانہ ما جاے پری بود
سر تا بقدم چون پری از عیب بری بود

دل گفت فرو کش کنم این شہر ببویش
بیچارہ ندانست کہ یارش سفری بود

تنہا نہ ز راز دل من پردہ برافتاد
تا بود فلک شیوۂ او پردہ دری بود

منظور خردمند من آن ماہ کہ او را
در حسن ادب شیوۂ صاحب نظری بود

از چنگ منش اختر بے مہر جدا کرد
آرے چکنم آفت دور قمری بود

عذرے بنہ اے دل کہ تو درویشی و او را
در مملکت حسن سر تاجوری بود

خوش بود لب آب و گل و سبزہ و لیکن
افسوس کہ آن گنج روان رہگذری بود

خود را بکشد بلبل ازین غصہ کہ گل را
با باد صبا وقت سحر جلوہ گری بود

اوقات خوش آن بود کہ با دوست بسر شد
باقی ہمہ بیحاصلی و بیخبری بود

ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ
از یمن دعاے شب و ورد سحری بود

فخر النساء۔ قلب اوٹا جاتا تھا۔ آنکھوں سے دریا اُبلتا تھا بے صبری کی بدولت دو ساعت کا جنون ہو گیا بار بار یہی کہتا تھا۔

نیر ہم آرا ۔

آنکہ رخسار ترا رنگ گل نسرین داد
صبر و آرام تواند بمن مسکین داد

وانکہ گیسوے ترا رسم تطاول آموخت
ہم تواند کرمش داد من غمگین داد

من ہمان روز ز فرہاد طمع ببریدم
کہ عنان دل شیدا بلب شیرین داد

بعد ازین دست من و دامن سرو لب جو

خاصہ وقتیکہ صبا فردہ فرو روین داد

فخر النسا بجھنی کسی کروٹ قرار لینے
نہین دیتی تھی یہی کہتا تھا افسوس چار
آنکھین بھی نہ ہونے پائین آنکھ بھر کر
بھی دیکھنے نہ پایا اس غشی کو کیا کہون
جسنے مجھکو خود فراموش بناکر حجاب روئے
جانا نہ ہوا وہ کون ایسا دشمن تھا
جسنے مجھکو وہان سے نکالا۔

بزم آرا

ہر سر کو تیو ہر کو بملامت برود	
	نہ رود کارش و آخر بخجالت برود
اے دلیل رہ گم گشتہ خدارا مددے	
	کہ غریب ار ببر در رہ بدلالت برود
حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتم تست	
	کس ندانست کہ آخر بچہ حالت برود
کاردانی کہ ببو در رقہ اش فضل خدا	
	تحمل نشنید بجلالت برود

میم اگر ایسی ہی شعرخوانی ہوگی ایسے
ہی سمان باندھے جائینگے تو ہم
رہے۔

بزم آرا یعنے۔

تو ہر ہان قافلہ سے کہیو اسے صبا
ایسے ہی گر قدم مین اپنے تمہارے تو ہم رہے

میم۔ اور نہین کیا اب دن ڈھلنے لگے
مختصر طور پر سنئے کہ پھر اوس جوان نے
کہا کر۔

ناول

مین دو دن تک اوسی حالت مین رہا

مکالمہ

فخر النسا۔ ارے دو دن تک دو دن
کی کیفیت۔ سمان باندھنے ہی کے
قابل ہے۔

میم۔ اب اپنا سمان رہنے دیجئے
سمان کے بھی دس پانچ لفظ ہوتے
ہین یا وہ بھی شیطان کی آنت

ہوتا ہے۔

بزم آرا۔ مگر عاشق کی زبانی چند اشعار تو ہونا ضرور ہے۔

شمع سان جسم زار گھلتا تھا
پر کسی پر نہ بھید کھلتا تھا
جستجو مین بڑے بڑے عیّار
نہ ہوا کوئی واقف اسرار
ہمنشین وندیم مضطر تھے
سب طبیب وحکیم مضطر تھے
ربخ سا ربخ تھا حسینون کو
داغ سا داغ مہ جبینون کو
سنہ پہ ہر اک کے اشک بہتے تھے
ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے
اسطرحکا فہیم وفرزانہ
اسے تری شان یون ہو دیوانہ
اوسکا قابو سے دل نکلجائے
ہے غضب اسپہ چال چل جائے

کسنے بے ہوش کردیا اسکو
کسنے خاموش کردیا اِسکو
کہین آئی ہوئی طبیعت ہو
چوٹ کہائی ہوئی طبیعت ہے
اک نظر دیکھ بہال کر کوئی
لے گیا دل نکالکر کوئی ۔
حال کیسا بدل گیا اسکا
کیا کلیجہ نکل گیا اسکا
صلح کل ہے یہ آدمیت مین
خیر سے شر نہین طبیعت مین
خوشبیان خوشزبان کہان ایسا
فخر ہندوستان کہان ایسا
کس دغا باز نے اسے مارا
کس فسون ساز نے اسے مارا
اس بلا سے نکالنا اسکو
یا الٰہی سنبھالنا اسکو

میم بس اب دعا پر ختم کیجئے سنئے
پہر اوسنے کہا ۔

ناول

اس دو دن مین جہان سے آئین
چلی گئین اور ہم ہاتہہ ملکر رہ گئے
دلکو ہر چند سمجہایا کہ او نادان اب
نہ بہت دیوانہ بن وہ قول کیا ہوا
کہ شادی ہی نہ کرینگے اور افسوس
جسپر دل آیا تہا اوسکو تو نے کہو دیا
تپا ہی نہین کہ کہان ہے اب ڈہونڈہین
تو کہان جائین تو کدہر مگر یہ کلمات دل
کی آگ کو اور بہڑکاتی تہے دوست،
آشنا سمجہاتے تہے پوچہہ پوچہکر جان
لیتے تہے مگر مجہکو نہ کہنے کی طاقت تہی
نہ کوئی ایسی بات جو کہنے کے قابل
ہو دل ہی دل مین کہتا تہا ۔

دیکہئے کہلتا ہی کیا گل آخرش اے رشک گل
ہمنے دل مین تخم الفت کانزی بویا تو ہے

اور جب یاس سے بہت گہبراتا تہا
تو کہتا تہا ۔

تا قیامت غبار ناکامی
پردہ بافِ دریچہ دل ہاست

اتفاقاً میرے ایک دوست صدیق علیخان
نام تشریف فرما ہوئے میری حالت
دیکہتے ہی سر پیٹنے لگے ۔ مینے کہا خیر ہے
کہنے لگے یہ تمنے اپنا کیا حال بنایا خدارا
کچہہ ماجرا کہو مینے ہر چند کوشش کی کہ
بطائف الحیل سے باز رکہون مگر وہ
کب مانتے تہے آخر اونہون نے کہا
کہ نہ کہو گے اچہا نہ کہو ۔

پاس گر رکہئے کسیکا پاسداری کیجئے
ورنہ رہنے دیجئے صاحب سلامت دور کی

اور چلنے لگے مین نے دامن پکڑ لیا
اور کہا ۔

خموشی مین نہان خون گشتہ لاکہون آرزوئین ہین
چراغ مردہ ہون مین بے زبان گور غریبان کا

بہائی جان کہنے کو سب کچہہ کہون مگر

کیا فائدہ تم ہنسو گے ہمین کو بناؤ گے

صدیق علی خان۔ اچھا ہم بنائین گے سہی اسمین ہرج کیا ہے یہان کوئی غیر تو ہے نہین۔ آپ ہین یا مین ہون۔ اور غور تو کرو کیا ہم تمہارے دشمن ہین۔

تاراج عافیت نبود کار دوستان
این ہم ز دوستی است کہ دشمن شمارمت

مین۔ مین ہر چند کہنا چاہتا ہون مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روکتا ہے کہا نہین جاتا۔

اسے چارہ گرو قابل درمان نہین یہ درد
ورنہ مجھے سودا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

صدیق علیخان (جھلاکر) پھر تو ہم جانتے ہین یاد رکھئے کہ ہم ایک بات پوچھتے تھے اور آپ نے اتنا چھپایا اور اتنا پیچ دیا کہ مجبور دوستی ہی سے ہاتھ اٹھانا پڑا۔

دوستی کیا اسیکو کہتے ہین
آشنا کی جو آشنا نہ سنے

مین (دامن پکڑکر) رونے لگا آنکھون سے ایک دریا ہے کہ انڈا چلا آتا ہے اور رو رو کر کہتا تھا۔

چشم سفید و اشک سرخ آہ دل حزین ہویان
شیشہ نہین ہے مے نہین ابر نہین ہوا نہین

صدیق علیخان۔ جھکر اپنے رومال سے آنسو پوچھنے لگے اور نہایت ہمدردی سے کہا اے جان کے دشمن اپنا حال تو بتا تجھپر کیا گذرتی ہے پھر آخر ہم سے زیادہ بھی تمہارا کوئی دوست ہے جو اسکو کہو گے۔

آپ کا خیر خواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہئے۔

سنئے کہا۔

رگ رگ مین نبش عشق ہے ای چارہ گر مرے
یہ درد وہ نہین کہ کہین ہو کہین نہ ہو

پھر مینے ساری داستان سنائی
وہنون نے کہا غم مت کرو اللہ
مالک ہے یہ بھی کوئی مشکل بات
ہے خدا نے چاہا تو ہم فکر کرتے
ہین مینے کہا آپ فکر کیا کرین گے
اور فکر و تدبیر کب مفید ہو سکتی ہے

وہ عقدہ میرے کام مین تقدیر نے ڈالا
جو ناخن تدبیر سے وا ہو نہین سکتا

صدیق علیخان پیغام بھجوائین گے
شادی ہو جائی گی بس فکر تمام
ہو گئی ۔

مین کسکو پیغام بھجوائین گے شادی
کس سے ہوگی ۔

صدیق علیخان ۔ جسپر آپ عاشق
ہین اوسکے پاس بھجوائین گے
اور کسکے پاس ۔ شادی آپ سے
ہوگی ۔ کسی اور سے ہو کیا مجال ہے

مین افسوس اسی سے تو مینا
کہتا تہا کہ آپ کا اصرار ہی بیجا ہے
ہاے اب کیا کہون (تڑپ کر)

جو تم سمجھے ہو دل مین چارہ ساز و
علاج درد فرقت وہ نہین ہے

صدیق علیخان ۔ ہم کچھ جو سمجھے
ہون آپ پہیلیان بجھواتے ہین آپ
خدارا چبا چبا کے باتین نہ کیجئے صاف
صاف کہدیجئے مجھکو سخت خلجان
بمرتبہ خفقان ہے ۔

مین ۔ صاف صاف یہ ہے کہ مینے
ایک نظر دیکھا اور از خود رفتہ ہو گئے
بیہوشی سے افاقہ ہوا تو تمیز نے یہ اولٹی
پٹی پڑھائی کہ نامحرمون پر نظر ڈالنی
اپنے اقرار سے اتنا جلد پھر جانا
نامردون کا کام ہے ۔

قدم رکھہ دیکھکر بحر محبت مین ذرا اے دل
خطر ہے ڈوب جانے کا یہی دریا کے تہا نہین

عشق کہتا تہا کہان کا نامحرم کیسا
اقرار معشوق بہی کہین نامحرم ہوا ہے
عشق کے خلاف بہی کسی اقرار کی پیش
چلی ہے عاشق کو حیا سے کیا کام ۔ عقل

کہتی تہی واللہ اعلم یہ کسیکی بہو کسیکی
بیٹی ہو - عشق کہتا تھا ہم جانتے ہین
کسیکی بیوی دوشیزہ نہین ہوسکتی
دل نے کہا -

ہے عقل و عشق مین جنگ دل زندگی سے ہے تنگ
اچھے نہین ہین یہ ڈہنگ یہ گھر خراب ہوگا

ہم تو اس آدہ سڑ تن مین پڑے تھے
اور وہ چلدین -

غش دیکھتے ہی صورت جانان ہوا ہون مین
عاشق ہون کب سے یاد نہین ہے ذرا مجہے

عشق کی ٹھہری تو یہ مصیبت پڑی - اب
تبائے اسکی تدبیر کیا ہے -

دوش دل ناگشتہ سیر از وصل او بیہوش گشت
لیک شادم کز فغان در محفلش خاموش گشت

میرا حال تو اسیکا مصداق ہے -

کسے نگہ دیدہ جز دیدیم باغہا گم شد
شکست توبہ شراب از ایاغہا گم شد
برائے گم شدگان صد سراغ حاضر بود
مراچو نام بر آمد سراغہا گم شد

صدیق علیخان - اجی جاؤ بھی
سب آسان ہے مشکل ہی نہین -
مین متحیر ہوکر - آپ نرے پاگل
ہی رہے
صدیق علیخان - بہلا انصاف
کرو پاگل ہم ہین یا آپ -
مین - مین تو پاگل تہا ہی شکر ہے
آپ بہی ہوگئے -
صدیق علیخان اس جھنجھٹ سے
کیا فائدہ فقط اتنا بتادو اگر تم اپنے
معشوق کو دیکھو گے تو پہچان لوگے
یا جب بہی نہ پہچانو گے -
مین نہ پہچاننا کیا معنی - اوسصورت
کے سوا ہماری آنکھون مین سے ہی
نہین بخدا کوئی حسین آنکھون مین
جنچتا ہی نہین -

ایک خوش آتی نہین اور سکے بغیر
لاکہہ تسکین دلکو دکہلاتے ہین ہم

صدیق علیخان - بھائی جان
عاشقی خالہ جی کا گھر نہین اسمین پہلے
صبر چاہیے پھر تدبیر سنئے یہان ایک
مشاطہ ہے اوسکو بلواتا ہون اوسی
سے کوئی صورت نکل آئیگی - مجھکو
بھی یہ تدبیر اچھی معلوم ہوئی کہا کہ
بہتر ہے - پھر صدیق علیخان مجھکو
سمجھاکر اپنے گھر لے گئے - خدمتگار
کو حکم دیا کہ مشاطہ کو لائے - تھوڑے
عرصے مین وہ آئی بندگی بجا لائی -
صدیق علی خان نے مجھکو دکھا کر مشاطہ
سے کہا تم ان کو جانتی ہو -

مشاطہ نہین کچھہ خیال نہین شاید
کہین دیکھا ہو مگر یاد نہین -

صدیق علیخان - اسکے حسن کی
تعریف تو کرو - بس اوسنے پل باندھ دیئے
ایسا ہے اور ویسا ہے مینے کہا کیا
مجھکو بنا رہی ہو -

مشاطہ نہین میان سچ کہتی ہون
قسم کلام اللہ کی تم ایسے قبول صورت
ہر کہ مردون مین دس پانچ ہی ہمارے
برو بری (برابری) کرین تو کرین

صدیق علی خان - پھر تم ہی تو
جوان جہان ہو -

مشاطہ اوئی کیا آپ نے ہمین
اسی لیئے بلایا تہا ہم غریب ہین
ہمین پوچھتا ہی کون ہے - ان کی
بغل مین کوئی بانکی ترچھی بھلی معلوم
ہوگی -

صدیق علیخان - اتنی تعریف
کرتی ہو اگر تمکو مل جائین تو پھر
پھولی نہ سماؤ -

مشاطہ (مسکراکر) حضور بھی کیا
چکنی چپڑی باتین کرتے ہین دلگی
ہو چکی - اب بتائیے کس لیئے بلایا
تہا -

صدیق علی خان - تم نے
انکو کیسا پایا -

مشاطہ ہم سمجھ گئے ہم سے کیا کوئی
اوڑے گا انکو عشق ہے -

صدیق علی خان - بھلا تمنے
کیونکر جانا -

مشاطہ

گفت ما را حالت وحشی ما
اشک زرد و آہ سرد و رنگ رو

صدیق علیخان - پھر کوئی تدبیر کرو کہین شتابا لڑاؤ

مشاطہ - یون کہیے تو ہزار جگہ تیسے لڑین مگر یہ تباے ان کا دل کسپر آیا ہے -

صدیق علیخان - ہم اگر یہ جانتے تو تمکو کیون تکلیف دیتے -

مشاطہ اسکے کیا معنے ایسے پورے عاشق ہی نہین کہ معشوق کی تصویر تیلیوں ان ہین ہو -

صدیق علیخان - پھر تشخیص کرو سب علامتون پر نظر ڈالو - یہ تم مشاطہ کیسی ہو - ہم تو سمجھتے ہین جیسے طبیب ویسی مشاطہ حکیم تو نبض قارورہ دیکھکر بیماری پہچان جاتے ہین تم کیسی ہو سب معاملے روبرو ہین دریافت نہین کرسکتین -

مشاطہ - حکیم بھی احوال پوچھکر علاج کرتے ہین پہلے اپنا حال بتاے

صدیق علیخان - ایک عورت کو دیکھا اور عاشق ہوگئے بس یہی حال ہے -

مشاطہ - پھر وہ عورت کون تھی کہان گئی کچھ معلوم تو ہو -

صدیق علیخان - یہی تو معلوم نہین -

مشاطہ - پھر یاد ہوائی عشق کہیا یہ لو الو کہا عشق ہے یار ہی کو نہین جانتے - ہم نے ایسے عاشقون کو نہین دیکھا

صدیق علیخان - پھر ہے تو ایسا اور یہ اپنی زبان سے یہ شعر پڑھ رہے ہین -

ہون وہ خود رفتہ کہ کیا جانے کہان دل کھو
یاد آتا ہے تو اتنا کہ نہین یاد سب مجھے -

اگر تم ڈہونڈکر نہ لاؤگی تو ہم کو
سخت رنج ہوگا -

مشاطہ - جان نہ پہچان ایسے بڑے غدار شہر مین ڈہونڈ ون تو کہان ڈھونڈ ون - آپ نے بھی غضب کیا ایک ایسی فرمایش کر دی کہ ھو ہی نہین سکتی پھر عتاب ھو رہا ہے کہ ہمکو سخت رنج ہوگا -

صدیق علیخان - پھر یہ تمکو کیسے دعوے ہین کہ کہتی پھرتی ہو آسمان مین تھگلی لگاؤن - زمین آسمان کے قلابے ملاؤن - آسمان سے تارے اوتار لاؤن

مکالمہ

فخر النسا - اب میم صاحب آپہی آپ آسمان باندہ لے رہی ہین -

بزم آرا - اور اتنا جلد کہتی جاتی ہین کہ ہمکو برموقع شعر پڑھنے کی مہلت ہی نہین ملتی -

میم جبھی تین دن گذر جائین اور کہانی ختم نہو آپ اپنے اشعار کو وہین رہنے دیجیے -

ناول

پھر مشاطہ نے کہا اچھا عاشق ہونیکی صورت تو بتاؤ -

صدیق علیخان - ہوا یہ - یہ کہین باہر گئے تھے گھر مین جس وقت آئے سیدھے زنانے مین چلے - اتفاق سے وہان ایک بیگم اتری تھین دیکھلیا اور عاشق ہوگئے بلکہ غشی آگئی اور وہین گر پڑے وہ تو اندر چلی گئین انکو لوگ ہاتھون ہاتھ اوٹھا لائے - جب ہوشیار ہوئے لحاظ کے مارے کہہ نہ سکتے تھے - اس عرصے مین وہ چلی گئین - اوس دن کئی سواریان آئی تھین - کوئی تقریب تھی اب کیونکر پہچانین - جب جا چکین یہ افسوس کرنے اور بلبلانے لگے - مینے دیکھا ڈھارس ہی دی اور اللہ جانتا ہے تمھارے اعتبار پر - اگر پتا لگاؤ اور عاشق کو بامراد کرو تو تمہارا گھر بھر دون -

مشاطہ (تھوڑی دیر فکر کر کے)

دیکھئے اللہ کیا کرتا ہے مگر صورت کی خاص خاص علامتین تو بتا دیجئے

صدیق علی خان (میری طرف اشارہ کرکے) یہ کیا پوچھتی ہین -

مین -

تشبیہ کس سے دون کہ طرحدار کی سر سے سب سے نرالی وضع ہے سب سے نئی طرح

صدیق علی خان - لیجئے تشابہت بھی تو اونھون نے بتا دی اب کیا ہر اب تو ڈھونڈکر لانا تمپر فرض ہوگیا -

مشاطہ - واہ کیا اچھی تشابہت بتائی ہے -

صدیق علی خان - نرالی وضع اور نئی طرح سے بڑھکر بھی تمھین کسی اور علامت کی ضرورت ہے -

مشاطہ - بھلا اب دوبارہ دیکھینگے تو پہچان لینگے یا اب بھی نہ پہچانینگے

صدیق علی خان - ہان پہچان لینگے - اتنی ہی تو ایک عمدہ بات ہے -

مشاطہ انکی والدہ کا تو نام بتائیے

صدیق علی خان - حلیمہ بیگم -

مشاطہ - یہ کھئے (دیر غور کرکے) مجھکو آٹھ دن کی مہلت دیجئے خدا نے چاہا تو اسی آٹھواڑے مین پتا لگا دونگی مگر بھرپور انعام لونگی -

صدیق علی خان - کھدیا نا کہ گھر بھر دونگا -

پھر مینے اپنی ٹوپی مشاطہ کے قدمون پر رکھدی ہاتھ جوڑکر کہا جس طرح بنے ڈھونڈکر پتا لگاؤ مین عمر بھر ممنون رہونگا -

مشاطہ - بس آپ بفکر رہین دل گواہی دیتا ہے کہ ضرور پتا لگیگا - آٹھ دن تک مجھسے بات نہ کیجئے - اطمینان سے رہئے -

مین - بھلا میرے سر پر ہاتھ رکھو

مشاطہ (سر پر ہاتھ رکھکر) اوئی کیا مین دغا کرونگی -

گھر آیا تو بیچین مشاطہ کے کہنے پر اعتماد آتا تھا - پھر کھتا تھا اگر کوئی مقام

بتا دیا ہوتا شاید ڈھونڈ کر نکا لیتی اب
کہاں جائیگی کس طرح ڈھونڈیگی۔
اسی اُدھیڑ بُن میں دن گنتے گنتے
چھ پانچ روز گذر گئے۔ چھٹے دن
صدیق علی خان کا آدمی آیا۔ کہا
بلاتے ہیں ضروری کام ہے میں
جلد جلد گیا دیکھتا ہوں تو مشاطہ بھی
ہے اور کہہ رہی ہے کہ ہمنے پتا لگالیا
اُف ایسی خوبصورت ہے کہ دیکھنے
سے بھوک پیاس بند ہو جائے میں
فرط مسرت سے جامے میں پھولا
نہیں سماتا تھا۔

مشاطہ۔ اب لائے انعام لائے

میں۔ انعام لو مگر یہ پہلے بتادو
کہ تمنے کیونکر پتا لگایا۔

مشاطہ اس سے کیا واسطہ تمکو
آم کھانے سے غرض ہے یا پیڑ گننے سے

میں۔ ہمکو آم سے مطلب ہے
مگر یقین نہیں آتا کہ تمنے پتا لگایا ہو
کیونکہ تم تو دیکھی نہیں ہو اور ہمنے
یہ بھی نہیں بتایا کہ فلان عورت ہے،
علم غیب تو نہیں۔ جھوٹ موٹ ایک
کو بتادوگی اور کہوگی ہمنے ڈھونڈ کر
نکالا اور وہ ہمارے کام کی نہیں۔

مشاطہ۔ اسکا تو یہ بھی ایک ثبوت
ہے کہ آپ پہچان جائینگے ہم اگر غلط
بتادیں تو آپ کہہ سکینگے کہ یہ نہیں
مگر اسکا کیا ثبوت ہے کہ میں جسکو بتاؤنگی
آپ کہیں یہی بس یہی یا پتا معلوم
کر لیکر کہو کہ نہیں یہ نہیں۔

میں۔ کیا ہم جھوٹ بولینگے۔

مشاطہ۔ اور ہم جھوٹ بولینگے
کیوں جناب۔

میں۔ تو بتاؤ چلو اُٹھو بس
جان بیقرار ہے۔

مشاطہ چلیئے۔ میں اور صدیق علیخان
چلنے لگے۔ مشاطہ ذرا فاصلے سے
آگے آگے چلتی تھی۔ چلتے چلتے
ایک مکان کے قریب سیٹی بجائی
ادھر سیٹی بجی اودھر ایک چہاردہ سالہ
شوخ و شنگ

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام

قیامت کرے جبکو جھک کر سلام۔

لب بام جلوہ کنان تھی ہجوم نظارگیان سے راستہ نہین ملتا تھا۔

ہجوم عاشقان تھا اوس گلی مین۔ یہ کہتا تھا ہر اک ہے ہے مرا دل۔

ہمنے یہ شعر باواز بلند پڑھا۔

جور پر آنکھہ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے اے دوست شناسا تیرا

صدیق علیخان کیا یہ آپکی محبوبہ نہین۔

مین اوسکو دیکھو گے تو آنکھین کھل جاینگی

صدیق علیخان ہمنے اسکو کب دیکھا تھا جو اوسکو دیکھینگے۔

مین کیا آپ نے اسکو نہین دیکھا۔

صدیق علیخان آپکی مطبوعہ اور ہم نہ دیکھین۔

مین اور جو سارا عالم دیکھتا ہے۔

صدیق علیخان - عالم چاہے دیکھے مگر ہم آپ کے دوست ہین نہین دیکھہ سکتے۔

مین - اجی وہ خود کہان ہے یہ اور کوئی ہے مگر ہے حسینہ ہزارون مین انتخاب ہے یہ ہی اور ہم جیسے فدا ہین وہ اور ہی ہے اگر وہ اس وقت جلوہ فرما ہوتین تو یہ جتنے ہین لوٹتے ہوتے۔

صد خوب پیش آید مرا خاطر نیاساید مرا
زینہا چہ بکشاید مرا چون عاشقم جائے دگر

تھوڑی دور بڑہے تو ایک تنگ گلی مین جہان کسیکی آمد و رفت نہ تھی مشاطہ رک گئی اور کہا کیون دیکھا۔

مین دیکھا تو مگر یہ نہین تھی وہ کوئی اور ہی ہے۔

مشاطہ - کیون جناب ہمین سے اڑتے ہین آپ۔

مین - قسم تمہارے سر کی یہ نہین تھی اسی پر تمنے کہا تھا کہ ہم پتا لگا چکے

مشاطہ - یہ ہی ایک آپ کا امتحان تھا - ایسی نگاہیان جانی کتنی ہمارے حکم مین ہین مین آپ کو دیکھتی تھی

کر دیکھون کتنے ہین آپ کی معشوق کا
سینے تپا لگا لیا ہے - مگر مینے دیکھا کہ
وہ جہان ہین وہان کسیکا گزر محال ہے
یہان لائی شاید اب اسپر ریجھ جائین
اوس طرف سے دل پھر جائے اگر
ذرا بھی آپ اودہر جھکتے تو مین ہرگز
آپ کی اصلی معشوق کا تپا نہ دیتی
اور اوس بنیظیر آفاق کو بوالہوس
بدمعاش ہرجائی شاہد باز بیلنے آپکی
ذات سے جس طرح بن سکتا بچاتی
اب آپ شکر کیجئے کہ آپ میرے
پاس اوس معشوق کے قابل سمجھے
گئے -

مین واہ جنے ایسی کچی گولیان
نہین کھیلی ہین کہ ادہر ادہر
جھکتے پھرین -

دکھائے بت برہمن شیخ حورین
بدل جائے یہ نیت وہ نہین ہے

مشاطہ تو ہیں بدلئے -

مین - اسکے کیا معنے

مشاطہ - اسکے یہ معنے کہ آپ کا
حال بعینہ اسکے موافق ہے ع

وان ٹری آنکھ جہان اپنا گزارا ہی نہین

آپ ہین متوسط گھرانے کے مگر جب
آنکھ پڑ گئی تو اونچے گھر مین - اب کی
حضور کی قسمت ایک ایسے پھندے
مین پھنسی ہے کہ خدا ہی بچائے تو
بچیے -

عشق کا کوئی نتیجہ نہین جز درد و الم
لاکھ تدبیر کیا کیجئے حاصل ہے وہی

مین متحیر کہ بار الٰہا یہ کیا معاملہ ہے -

وان کنگر استغنا ہر دم ہے بلندی پر
یان نالہ کو اور الٹا دعوے ہے رسائی کا

مشاطہ سے کہا کہ براے خدا منفعل
حال تباؤ پہیلیان بجھانے کا یہ کون
وقت ہے صاف صاف کہو طبیعت
گھبرا رہی ہے -

مشاطہ بات ساری یہ ہے کہ
آپ کا قصر مراد آپکی زمین امید سے
دو لاکھ زینے بلند ہے خدا ہی پہونچائے

تو پہونچو - مین منہ تکنے لگا - آنکہون سے
دریا بہگیا - مایوس نامراد ہوکر یہ
اشعار پڑہنے لگا -

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھسے

خدایا جذبہ دل کی مگر تاثیر اولٹی ہے
کہ جتنا کھینچتا ہون اور کھنچتا جائے ہے مجھسے

ہوئے ہین پاؤن ہی پہلے نبرد عشق مین زخمی
نہ بہاگا جائے ہے مجھسے نہ ٹہرا جائے ہے مجھسے

مشاطہ اندر گئی اور فی الفور واپس آئی
ایک البم روبرو کردیا اور کہا اسکو
دیکھو اسمین کونسی صورت پسند ہے
مین دیکھنے لگا وہ حسینون کا مرقع
بہت بڑا تہا کم سے کم تین سو تصویرین
ہونگی دیکہتا دیکہتا ایک ایسی صورت
نظر آئی کہ مین دہم سے گر پڑا - گرا
تو بیہوش تہا - میرے دوست
صدیق علی خان نے منہ پر چھینٹے
دئے جب ہوش آیا مینے کہا
بس یہی غارت گر تو ہمارا دل چھین
لیگئی -
مشاطہ (تالیان بجاکر) ۶

جادو وہ جو سر پہ چڑہ کے بولے

نہ کہو گے کہ ہمنے کس طرح ڈہونڈ کر
نکالا -
مین - اسمین کیا شک ہے اور
ہم تمکو نہال کردینگے - مگر یہ بتاؤ فقط
تصویر ہی لائی ہو یا ملکہ بھی آئی ہو -
مشاطہ - میان صاحب ہوش کی
دوا کرو اس خیال خام سے درگذرو
کہ یہ بیبی بصد شان دلبری اوس
قصر بلند کی بیٹھنے والی ہے جسکی
بلندی کو پیر فلک بھی دریافت
نہین کرسکتا -
مین آہ سرد بھرکر سکوت مین گیا
دلمین ایک عجیب بیکلی ہوئی - شاید
نزع روح مین بھی یہی بیچینی ہوگی -
مشاطہ نے کہا گھبراؤ نہین میرا قصہ
سنو - مین پہلے آپ کی والدہ
کے پاس گئی اور ادہر ادہر کی باتین

سرتے کرتے سیٹھنے دریافت کرلیا
کہ اس تقریب مین کون کون
بیگمات آئی تھین ۔ اونہون نے
نام بتا دیا ۔ پھر گھبرا کر غور کرنے لگی
جی مین آیا ہو نہ ہو گلشن آرا بیگم یہ
آپ ریجھے ہین کہ وہی ایک کنواری
اور حسین لڑکی ہے مگر جتنی بیگمات
اوس روز آپ کے یہان آئی تھین
سب کے ہان گئی اور باتون باتون
مین ٹوہ لینے لگی مگر کچھہ پتا نہ ملا
نہ آہ سرد کی گرمی تھی نہ دل کے
درد کی شکایت کل کے دن
گلشن آرا بیگم کے وہان مین نکلی
اونکی مان سے ملی پھر اون کے
پاس گئی گو مروت سے پیش آئین
مگر ہم اوڑتی چڑیا پہچاننے والے
چہرے سے تاڑ گئے کہ خدا نے
چاہا تو یہی ہین ۔ پاس گئی تقریر
کا سلسلہ چھیڑا ایسے ڈھنگ کی باتین
کرنے لگی کہ سب معلوم ہو گیا ۔
سیٹھنے کہا اب آپ ہم سے بہت

نہ اڑیئے کہین آپ کا بھی دل آیا ہے
گلشن آرا ۔ آئین آج تمکو کیا ہو گیا
ہے ۔ مین نے بہت اصرار کیا تو
کہنے لگین ۔

عشق کا حال بیوا جا سکے ۔
ہم ہو بیٹیان یہ کیا جانے ۔

مگر سیٹھنے کہا مجھکو کل حال معلوم ہے
آپ کی دل مین ایک درد ہے اور
شاید آپ نے حلیمہ بیگم کے گھر سے
یہ لوٹا پایا ہے ۔ اتنا کہنا تھا کہ چہرہ
فق ہو گیا گھبرا کر بناوٹ سے کہنے لگین
یہ تمنے کیا کہا سیٹھنے کہا ۔ کہا جو کچھہ کہا
اور سچی بات منہ سے بیلے دھڑک
نکلتی ہے ۔
گلشن آرا ہان سچ کہتی ہو ۔

لطف ظاہر سے چھپے کینہ مگر عناد باطنی
وہ ہی لب پر آئی جو بے اختیار آ گئے تھے

مگر تمکو خدا کی قسم ہے یہ باتین پھر
دوسری دفعہ زبان پر مت لانا ۔ اماجان
سنینگی تو مجھکو کھڑا چنوا دینگی ۔

مین - واہ مین کیون کسی سے
کہنے چلی تہی بہلا - مگر آپ سب حال
بتا دیجئے -

گلشن آرا - کیا بتاؤن کچھہ ہو تو
بتاؤن - مینے دیکھا کہ یہ کل کی چھوکری
ہم سے اُڑتی ہے جی مین کہنے لگی کہ
اچّھا اسکا تماشا بتاؤنگی - یہ کہکر چلی
آئی اور آپ کا امتحان لیا تو معلوم
ہوگیا کہ بس وہی ہین اب سب
معاملہ ٹھیک ہے - مگر میان اوسکی
نسبت آجکل ہونے والی ہے - بوڑہی
مان نے ایک اور جگہ ٹھہرادی ہے
خدا ہی خیر کرے - !

مین پھر تمکو مینے عاقبت بخشوانیکی
تکلیف نہین دی تہی -

مشاطہ سب کام ہماری راے
پر رکھتے ہو تو ہمارا کہنا مانو -

مین تمہارا کہنا سر آنکھون پر
جو کہنا ہو صاف کہہ جاؤ -

مشاطہ پہلے صبر اختیار کرو - دیوانہ پن
چھوڑ دو -

مین جہان تک دل قابو مین
رہ سکتا ہے رکھونگا جب بے قابو
ہوجاے تو مین کیا کرسکتا ہون -

مشاطہ - اپنے دل پر جبر کرو -

جبر پر ہو صبر الفت مین جفا پر ہو وفا
تجھکو تو اے ہمت مردانہ ایسا چاہئے

مین - بہت خوب جبر کرینگی صبر کرینگی ہر حال
جو تم کہو منظور ہے -

مشاطہ - اب گھر جاؤ ٹھیک چار بجے
میرے پاس آؤ -

مین گھر گیا راہ مین سوچتا تہا کہ مشاطہ
نے بڑا کام کیا اور مفت ہم نے
کچھہ دیا بھی نہین صرف زبانی وعدون
پر پانچ دن دوڑ دہوپ کیا کی -
گھر پہونچا تو دن پہاڑ ہوگیا وہ دو تین
گھنٹے وہ تین ہزار برس کے برابر
ہوگئے خدا خدا کرکے تین بجے بیٹھے
ایک جڑاؤ کڑون کی جوڑی جسکی قیمت
دو ہزار کی ہوگی اپنی جیب مین رکھکر
مشاطہ کے گھر گیا آواز دی باہر آئین

کہا بہت جلد آئیے عشق ہے کہ باتین

مین۔ اب جو حکم دو اوسکی

تعمیل کیجائے۔

مشاطہ۔ آئیے بیٹھیے پھر جو کہون

اوسپر عمل کیجیے۔

مین بہت خوب کھکر کمرے مین

بیٹھ گیا مشاطہ اندر گئی تھوڑی دیر

کے بعد باہر آئی اور یون کہنے لگی

میان وہ بہت بڑی بیگم ہین۔ وہان

جابجا پہرے چوکی تعینات ہین

معمولی عورتون کے سوا کوئی آ

نہین سکتی۔ مرد تو کجا۔

آپ اِس بھیس مین جا نہین سکتے

زنانہ لباس پہنیے اللہ کی عنایت

سے ابھی بے ریشہ جوان ہو مینا

آپکا روپ ایسا بدلونگی کہ کوئی

پہچان نہ سکیگا۔

مین لاحول ولا قوۃ مجھکو عورت

بننا ہوگا

مشاطہ۔ ہوگا پھر ہوگا نہین

وہان پھٹکنے بھی نہ پاؤگے۔

مین کیا کرتا مجبور ہوگیا دل مین کہنے لگا

کہ اگر یہی مرضی ہے تو یہی سہی۔

نمیدانم کدامی وضع منظور صنم باشد

ازان روشیخ گشتم برہمن گشتم پارسا گشتم

کہنے لگا منظور ہے مشاطہ نے دروازہ

بند کیا اور حسندان [illegible] رکھکر مجھکو

بنانے لگی ایک [illegible] ی نکالی جو

اصل سے کوئی فرق نہ رکھتی تھی

جب سب سنگار کرچکی آئینہ دکھایا جیسے

کہا واہ ہم بالکل عورت ہی ہوگئے

کوئی فرق ہی نہین مگر تنے یہ کیا کیا

جو گنواروں کی وضع بنائی۔

مشاطہ۔ تو کیا آپ بیگم بنکر وہان

جا سکتے ہین۔

مین۔ کیون!

مشاطہ۔ اونکی مان بیٹھی ہین ڈنڈا

رسید کرینگی۔

مینے کڑوا کہ حسندان مین رکھدیا

مشاطہ اسکے سنیے

مین۔ اب زیادہ شرمندہ

نہ کرو۔

مشاطہ خیر دیکھا جائیگا اب ہم سمجھتے ہین یہ امانت ہے۔ پھر ایسی چند باتون کی تعلیم دی کہ مین اوسکو کرنے لگا تو خود مین اپنے خیال مین عورت ہوگیا پھر مجھکو رتھہ پر سوار کرکے ایک مالن کے گھر لیگئی۔ پردہ کراکر اوتارا کچھہ دیر تک مالن اور مشاطہ مین باتین رہین پھر مالن نے کہا آپ ہماری مُنہ بولی بہن ہین۔ مین شرماکر چپ ہوگیا پھر انتظار کرنے لگین کہ شام ہو اودہر آفتاب ڈوبا اودہر مالن نے پھولونکا گہنا مجھکو دکھایا اور کہنے لگی کہ یہ تمہاری معشوقہ کا گہنا ہے اسکو تم اپنے ہاتھہ سے پہناؤ تو کیا۔

مین تو پھر پھولے نہ سماؤن۔

مشاطہ لیجیئے (مبارک ہو)

ہم دونون چلے مین عورتون کے لباس مین چادر اوڑہے اوس پر یرو کا گہنا لئے چلتا تہا اور دل ہی دل مین کہتا تہا۔

تمنا ہے بغیرت نوشابہ ہی وہ حسن وخوبی مین چلون مثلِ سکندر مین بدلکر بھیس قاصد کا

ڈیوڑہی پر پہونچے تو دربان نے ٹنگڑی لی۔ مین بہت گھبراگیا۔

ٹرے [illegible] کیونکر نہ مجھہ لاغر پہ ہر بار نظر ہے ناتوان بین پاسبان کی

مالن آگے بڑہکر کہنے لگی آنے دو وہ چپ ہوگیا ہم چلے گئے ٹہری نے کہا تم اب آئین وہان بیگم صاحب تمیر خفا بیٹھی ہین کہ مالن کیون نہین آئی اور آگے بڑہے تو مغلانی نے آڑے ہاتھون لیا کہ واہ واہ پانچ بجے کا معمول تہا اور اب سات بجگئے۔

مالن فدا میرا مزاج اچہا نہ تہا اب بھی اوٹھا نہین گیا اپنی بہن کو ساتھ لیکر آئی۔

مغلانی اب جاؤ خود جوابدہی

کرو ۔ مالن گھبرا کر کوٹھے پر چڑھ گئی
اور میں رہگیا خواص ڈانٹ بتائی
کہ باہر رہو۔ ایک خواص میرے
پاس آئی کہا تم کون ہو ۔ مینے
کہا مین مالن کی بہن ہوں وہ بیمار
تھین مجھکو ساتھ لائین وہ اندر
چلی گئین اور مین یہان رہ گئی۔
خواص تمہارا کیا نام ہے ۔!
مین ۔ میرا نام چنبیلی ہے!
خواص ۔ اور حسن بھی نمکین پایا
ہے ۔ کاش تم مرد نہ ہوئین کہ
کٹا ؤ ہوتا ۔
مین مردوے اگر کبھی لڑکے کو
حسین دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ
تم عورت نہ ہوئے ۔ اسیطرح تمنے
کہا کہ مین مرد نہ ہوئی بھلا بی صاحب
اگر مین مرد ہوتی تو آپ کیا کرتین
خواص ہم شادی کر لیتے ۔
مین واہ کیا بات کہی ہے کیا تم
ہمارے لایق ہو ۔ تمہاری بیگم صاحب
تو لٹو ہو جاتین ۔ بھلا تم کیا بیچاری

ہو ۔
خواص اللہ اللہ تم بڑی رنگین
طبع باغ و بہار ہی ہو ۔
مین شکر ہے تمنے ہماری قدردانی
تو کی ۔
اتنے مین ایک خواص آئی اور مجھے بلا یا
مینے کہا ہماری بہن مالن کہان ہے
اوسنے کہا حضور مین ہے اور تم کو
بلایا ہے ۔ مین چنبیلی لہنگا پھڑکاتی
دوپٹا سنبھالتی چلی ۔ قریب جاکر بندگی
کی ۔ مگر رعب حسن سے پسینا آگیا ۔
آنکھون کو اتنی جرات نہ ہوتی تھی کہ
اوس پری پر نظر ڈالون ۔ جب
گہنا پہنانے کا وقت آیا تو مالن نے
اشارہ کیا کہ قریب آؤ مین جس قدر
نزدیک ہوتا جاتا تہا دل کی بھڑک
بڑہتی جاتی تھی ۔ جب مقابل ہو گیا تو
پھولون کی چنگیر کھولتا تھا ہاتھ کانپتے
تھے ۔
گلشن آرا (مالن سے) یہ تمہاری
بہن کانپ رہی ہین ۔

مالن حضور کے رعب کے مارے
تھرتھراتی ہے۔ اتنے مین خدا کا
کرنا چار آنکھین ہوگئین اور مین
بےہوش ہو کر گر پڑا۔ جنون سے
مرحبا بلی حضرت عشق کی درگاہ سے
آفرین ہوئی۔ صورت حال نے یہ
شعر سنایا۔

عشق کھا کے داغ یار کے قدمون پہ گر پڑا
بیہوشی نے بھی کام کیا ہوشیار کا

مین تو اوس آدھ پٹر مین تھا۔ مالن
یہ کہتی ہوئی جھپٹی کہ کیا بُری عادت ہو
حضور یہ نفیس مزاج ہے۔ پھولون کی
بو اسکو بیہوش کر دیتی ہے۔

مکالمہ

دردانہ بیگم۔ ہم ہوتے تو کہدیتے

غش آجاتا ہے اسکو آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہو
نگہبان اور پیدا کیجئے اپنے نگہبان کا

ناول

اور منہ پر چھینٹے دے کے مین ہوش مین
آیا۔ مالن نے چھبکی لی۔ مین نے اپنے
دل کو مضبوط کر کے سارا گہنا اوس
پری کو پہنایا۔

مکالمہ

فخر النسا۔ یہ وقت سمان باندھنے
کا ہے عاشق بیچارہ اپنے نسرین بدن
معشوق کو پھولون کا گہنا پہنا رہا ہے
اب ہم سے رہا نہ جائے گا۔
میبم۔ خدا کے لئے آپ اپنا سمان
رہنے دیجئے اب وقت بہت تنگ
ہے رات کم ہے۔ امنگ بہت کی صورت
ہے اگر جی چاہے تو اس کا ناول
لکھئے اوس مین سمان باندھ لیجئے
اب تو معاف کیجئے اوس جگہ ان
کا اصل قصہ سنئے۔

ناول

کر جب کہنا پہنا چکا گلشن آرا بیگم کے اشارہ
سے خواص ایک اشرفی دینے آئی اور
مینے انکار کیا اسیر اوس غنچہ لب نے
مسکرا کر ایک ایسی بجلی
گرائی کہ رخت وجود جل بھنکر خاک
ہوگیا .. دل سے ایک ایسا دہوان
اوٹھا کہ میرا ناکام دماغ جلنے لگا قریب
تہا کہ بیہوش ہوجاؤن مگر دیدار
یار جانی کی لذت نے ایسا مدہوش
کر دیا تہا کہ بیہوشی کا ہوش ہی نہ رہا

پاس آداب محبت نے گلا گھونٹا مرا۔
ورنہ لب تک میرے آہ شعلہ بار آنیکو تھی

القصہ بیگم صاحب نے یون درفشانی
کی کہ بوا تحفہ رد کرنا کیسا دیا ہوا پھیرنا
اخلاق کے خلاف ہے تمنے ہمیں ہلکا
کیا کہ اتنا راستہ چلکر آئین پہول
پہنائے تو کیا ہم اتنی ہی مروت نہ کرسکتے

مین لونڈی اوس انعام کے قابل ہے
جسکی قیمت ہی نہین اگر ایسا انعام ملے
تو لونڈی سر آنکہون سے قبول کرتی ہے
روپیہ پیسا ہاتہہ کا میل ہے اور دنیا
مین ایسا کوئی شخص نہین جو کبھی روپیہ
کا مالک نہ ہوا ہو اور اللہ کی عنایت
سے لونڈی ہی حضور ہی کی دی ہوئی
روٹی کہاتی ہے روپیہ کی حسرت نہین
حسرت ہے تو ایک ایسی نایاب چیز
کی جسکو میری عقل محال مانکر بے انتہا
پریشان رکہتی ہے۔ اگر سرکار توجہ
فرمائین تو لونڈی اپنی مراد
پاتی ہے۔ ورنہ خیر جو مرضی۔ یہ
کہکر مینے ایک آہ سرد کی اور بیگم صاحب
کے چہرے پر ساتہہ ہی اوسکا اثر پایا
خاموش ہوکر گردن نیچی کرلی۔ مگر
میری آنکہون سے اشک اضطراب
برابر آنڈے چلے آتے تھے اسکا
ایسا اثر پڑا کہ ان رسیلی متوالی
آنکہون مین بہی آنسو ڈبڈبا آئے
اپنے رومال سے میرے آنسو پونچہکر

تسلی دیتی نہین کہ بوا تمہارا کدہر خیال ہے۔ یہ روکیون دین۔ آخر کچہہ کہوگی ہی اب ہمکو اپنا ہمدرد سمجھو اور سارا حال کہو۔ معلوم تو ہو تمکو کس نے ستایا ہے کس کی تم ریدہ ہو کسکی ستائی ہو

مین ۔ حضور گو مگو کا معاملہ ہے کچہہ کہہ نہین سکتی۔

دل مین اک درد اوٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانئے کیا یاد آیا ۔

مکالمہ

دُر دانہ بیگم ۔ دیکھئے تو کیا جال پہیلایا ہے۔ مردوں سے ہی عورتون سے کچہہ کم نہین۔ بیچاری عورتین ناحق ہی بدنام ہین غیر کے ناموس مین بھیس بدل کر جانا بوڑہی ماں کی آنکھون مین دہول جہونک کر اوس کنواری چہوکری کی خلوت مین جگہ پانا کم مکر نہ تہا۔ اسپر اظہار عشق کی آمد دیکھئے تو کس بلا سے ہے۔

عالم آرا ۔ آپ کی ہی کیا باتین ہین عشق کو عقل سے بیر ہے اور وہ بیچارہ پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ عاشق نا محرم کیونکر ہو سکتا ہے اور سچ کہا ہے اگر عشق سچا ہے تو یہ فعل بُرا نہین کیونکہ غرض تو دل کی پاکی سے ہے اگر اپنے مکر کیا اور ایک عفیفہ کی خدمت مین بار پایا تو کیا برا کیا۔ حقدار کو حق پہونچانیکی فکر کی۔

دُر دانہ بیگم ۔ پھر بھی کسقدر معیوب ہے اور خلاف رسم۔

بزم آرا ۔ یہ نہ کہئے۔

عشق ازین بسیار کردہ است وکند
سبحہ را زنار کردہ است وکند

یہ سب حضرت عشق کی کارستانیان ہین۔

من ازان حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

عشق کے روبرو کسیکی پیش نہین چلتی
اور سارا عالم بھی بضرورت عشق قایم
ہے۔ تم ہم اور کل کائنات بھی
حکمت عشق کے اظہار ہین۔

از کعبہ و میخانہ و ز مسجد و بت خانہ
مقصود ہمین عشق است باقی ہمہ افسانہ

ناحق میرا منہ کھلواتی ہو بیگم صاحب
اسمین ہزارون اسرار ہین اگر مین کہنے لگون
تو شاید دو دن تک ختم ہی نہ ہو اس
بحث کو جانے دیجئے اور کہانی سنئے

نازنین بیگم۔ اب مغرب ہوگئی نماز
پڑھ لیجئے پھر کہانی سنئے۔ میم صاحب اگر
دس منٹ کی اجازت دین تو ہم نماز
پڑھ لین۔

میم۔ بہت مناسب ہے آپ شوق سے
جائے ابھی تو مین آٹھ بجے تک یہان
ہون۔

بزم آرا۔ آٹھ بجے تک کیا معنے
یہ نہین کہتین کہ ناول ختم ہونے تک
نہین ہون۔

میم ناول تو شاید تین دن تک ختم ہو

بزم آرا۔ تو آپ کا لکچر کیا ہے
شیطان کی آنت ہے۔ پھر آج مجلس
موقوف رہیگی۔

میم۔ آپ ہی موقوف رہیگی۔ اور
اسمین ذرا ہمارا قصور نہین آپ ہی
لوگون نے سمان باندھ باندھ کر اشعار
پڑھ پڑھ کر لکچر کو ناول بنا دیا ہے۔ اور
ناول کو اس ڈھرے پر لگا دیا ہے کہ
مختصر ہو نہین سکتا۔

عالم آرا۔ لو اور سنو پھر مجلس
کب ہوگی۔

بزم آرا۔ کل ہوجائیگی اسمین کیا
ہرج ہے۔

بلقیس مرتبت کل تو ہوجائیگی
مگر ایسا جمگھٹا تو نہ ہوگا اتنی ہمجولیان تو
جمع نہ ہونگی۔

بزم آرا۔ کیون نہ ہونگی۔ ہونگی
اور ضرور ہونگی نہ ہونا کیا معنے۔ نہ ہون
اوس وقت جب مین جانے ہی دون
مین بھلا کب جانے دینے والی ہون

کل آئین اور آج چلدین واہ کیا سہل
نسخہ ہے مجلس کی ضرورت اب ہوگئی
اس کے پیشتر بھی کم سے کم چار دن
تو رکھتی۔

نہ ہونگی ورنہ چھوٹے چیلون کو مین کب
مان سننے والی ہون۔ اب آپ کو اختیار
ہے چاہین کسیکی خوشی کرین چاہین
نہ کرین۔

آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤن
مانا کہ ہمیشہ نہین اچھا کوئی دن اور

سے نوازی ہی بندہ را یاسے کشتی
سے نشینی یک نفس یاسے روی

بدیع الزمانی بیگم۔ آپ کو لوگون
کی ضرورتون کا بھی تو خیال چاہئے
بزم آرا ضرور چاہئے مگر ضرورت
ضرورت مین بھی فرق ہے۔ اگر
کوئی بیگم صاحب مجلس کے کام سے
بھی کوئی ضروری کام سمجھتی ہین۔ تو
مین بخوشی اجازت دیتی ہون تشریف
لیجائین اور ہم تو لہو لعب مین مشغول
نہین ہین ایک ایسے کام مین ہین
کہ اپنے اعتقاد مین وہ کام بہت
ضروری اور مفید ہے پس ضرور
اور مفید کا خیال آپ لوگون کو ہے
تو مین بھی آپ کی ضرورتون کا خیال
رکھونگی اور بیشک ضرورتون کے مانع

اب بیگمات مین تردد ہوگیا۔ کوئی کہتی
تھی کہ نہین ہم چلے جائینگے۔ کوئی
کہتی تھی کہ ہرج کیا ہے پرسون سہی
آخر یہ رائے قرار پائی کہ کل تیسرا
دن ہے اور یہ اصرار ہی کرتی ہین کہتی
کہ رہو۔ کام بھی ضروری ہے کل سب
رہجائین پرسون سب چلی جائین
پھر سب نماز پڑھنے گئین جب نماز
سے فارغ ہوئین۔ بیم صاحب نے
کہنا شروع کیا

ناول

مان موقع پاکر خواص سے باتین کرنے

کرتے مل گئی یہان عاشق و معشوق مین
یون گفتگو ہوئی۔

عاشق یعنے چنبیلی۔

گواہ درد دل اک نالہ اس سے
دلیل کاروان بانگ جرس سے

بت ظالم نہین سنتا کسی کی
عزیزون کا خدا فریاد رس ہے

گلشن آرا۔ سنو لو تمہاری بیقراری
میرے ساتھہ موت کا کام کرتی ہے
خدا جانتا ہے مین سخت بیقرار ہون اور
مجھکو تمہارے ساتھہ بہت ہمدردی ہے
واللہ اعلم کیا بات ہو کر تمسے ایک
محبت ہوگئی ہے اللہ نے چاہا تو
تمہاری ہمدردی ہوگی۔ اب مجھسے
بے تکلف ہوجاؤ اور اپنا حال کہو۔

چنبیلی۔ حضور کیا بیان کرون نہ مجھکو
کہنے کی طاقت ہے نہ آپ کو سننے
کی۔

جو گذرتی ہے مرے دم پہ نہ پوچھو مجھسے
گالیان عشق و محبت کو سناؤن تو کہون

گلشن آرا۔ ضرور بیان کرنا ہوگا
اور ہم بے سنے کسی طرح نہین رہ سکتے

چنبیلی۔ بشرطیکہ آپ وعدہ فرمالین
کہ لونڈی کی کامیابی مین سعی کرینگی
اپنے سے جو ہوگا یا ہوسکیگا کرگذرینگی
ورنہ مین کہون اور راز فاش ہوجائے
کوئی کام بہی نہ نکلے اس سے نہ کہنا
ہی بہتر ہے

گلشن آرا۔ ہان ہان ہم وعدہ کرتے
ہین کہ ہمسے جو ہوسکیگا اوسکے کرنے
مین ہرگز دریغ نہ کرینگے تم بے تکلف
کہو۔

چنبیلی۔ ایسے سرسری وعدون کو
تو لونڈی نہین مانتی جو کرنا ہو تو قول
دیجئے

گلشن آرا۔ کہون تو نہ جھنجھلاؤگی
کڑی تو نہ اوٹھاؤگی ایسی کوئی بات
تو نہ کہوگی جو ہم سے ہو ہی نہین سکتی

چنبیلی پہلے یہ فرمائیے کہ وہ کام

جو آپ سے کسیطرح نہین ہو سکتے کون
کون ہین۔
گلشن آرا ہزارون کام ہین جو
ہمسے نہین ہو سکتے۔ مین اپنا ایمان
دیدون یہ نہین ہو سکتا۔ آبرو
عزت کو کھودون یہ نہین ہو سکتا
جان فدا کردون اسکو یقیناً نہین
کہہ سکتی کہ مجھسے ہو سکیگا۔ ہان نثار
کرون یہ بشرائط چند در چند ہو سکتا
ہے اوّل یہ کہ اوس قدر مال
جسکو مین اپنے اختیار۔ یا امان
جان کی اجازت سے دیسکون
دوم اوسکی ضرورت کو معلوم
کرلون اور ایسے ہی خفیف ابواب
ہین۔
چنبلی۔ ان چارون مین سے
کوئی بات نہین وہ پانچوین ہی
ایک ایسی بات ہے جسکا اقرار
آپ فرمالین۔
گلشن آرا۔ اور وہ پانچوین
اگر مجھسے ناممکن ہے تو کیا کرسکونگی

چنبلی۔ وہ ایسی بات نہین ہے
جو آپ سے نہ ہوسکے۔
گلشن آرا۔ معلوم ہوا بی چنبلی
تم بھی تربیت یافتہ ہو اچھے اچھون
مین رہی ہو آج تمنے ہمکو قائل
کردیا حقیقت مین تم اسی قابل ہو
کہ کوئی تمکو بڑی قدر دانی سے رکھے
اگر تم میرے پاس رہنا منظور کروگی
تو مین سمجھونگی کہ مین بڑی خوش نصیب
ہون اور عجب نہین مجھسے تمہاری مرادین
بھی ملین۔
چنبلی۔ یہ سرکار کی قدر افزائی ہے
لونڈی کسی قابل نہین اگر گلشن آرا
کی خدمت ملجائے تو لونڈی کے نصیب
جاگ جائین مرادین ملجائین۔
اتنے مین گلشن آرا بیگم کو اون کی
مان نے بلایا۔ یہ گئین تو کہا بیٹی آج
تم ہمارے پاس سو رہو۔
گلشن آرا۔ کیون امّان جان ایسی
کیا بات ہے۔
مان۔ آخر کوئی بات ہوگی جبھی سمجھے

بوجھے تو ہم نہین کہتے ۔
گلشن آرا ۔ بہت خوب ۔ اتنے مین
مغلانی نے کہا کہ خاصہ چنا گیا ہے
ماں بٹی دونون دسترخوان پر گئین
کہانا کہایا ۔ پھر گلشن آرا بیگم کو بلا کر
چند نصیحت کی باتین کین نہین معلوم
کیا کہا اور ایسی تدبیر کی کہ لڑکی کوٹھے
پر جانے نہ پائے ۔ جب مان کو معلوم
ہوا کہ یہ اب نہین آئینگی کوٹھے سے
اوتر کر گلشن آرا بیگم کو جہپ دکہایا ۔
مطلب یہ کہ کچھ کہنا ہو تو معلوم کرین
گلشن آرا نے اشارے سے کہا کل
پھر لاؤ ۔ ماں میرے پاس آئی اور
کہنے لگی اب چلیئے خدا نے چاہا
تو کل پھر آنا ہوگا ۔ جانے کیا بات ہے
کہ اونکی ماں نے اونکو اپنے پاس سے
جانے نہین دیا ۔ مین وہان سے
رہگیا کچھ بات منہ سے نکلی ہی تو
یہی ۔

اوسکی محفل مین رسائی ہی ہوئی تو کیا ہوا
ہم گئے اوسوقت جب برخاست محفل ہوچکی

اور دل ہی صلاح دیتا تہا کہ یہان سے
ہرگز جانا نہ چاہیئے ۔ مینے کہا ۔

برق دروازے سے ہرگز نہ قدم رکھیگا
آرسے چل جائین اگر آرے گل خندان سر پہ

مگر ماں نے یہ بات کہی کہ گلشن آرا بیگم
نے مجھسے کہا ہے کہ کل پھر آپ کو یہان
لاؤ ۔ اب چلیئے ۔ مین مجبور اوٹھا
با دیدہ مطروح و سینۂ مجروح چلا تو
پاؤن سو سو من کے ہوگئے ۔

اوس بزم سے نکلے نہین یہ خبر مجھے ۔
جاتا کدہر ہون اور ہے جانا کدہر مجھے

یہ اشعار ترجمان دل تھے ۔

گرز بتیں ان روی گلگون میرود
نالۂ عرشی بگردون میرود
گرچہ ناخوش میرود از صحبتم
رفتنش بین تا چہ موزون میرود

گر ز پیشم رفت قاصد باک نیست
کے ز دل رفت آنکہ اکنون میرود
بہر ایزد رو بنما اے نگار
بیدل از کوے تو محزون میرود
ہر کجا از تو حدیثے میکنند
جان زتن از شوق بیرون میرود
اشکباری بین چہ کرد انجام کار
جاے اشک از چشم من خون میرود
دست تا سینہ زدہ تا بر زدم
پا بپا بوسی ہامون میرود
رفتہ رفتہ میرود تا گوش تو
نالہ عشقی کہ موزون میرود

خونخوار معشوق مین گر پڑا کہ ہوش و حواس گم ہو گئے - مجھکو میرا خیال نہ رہا کہ مین کون ہون اور کہان جاتا ہون عورت کی صورت ہے مگر مرد ہون راستہ تو چلتا ہون مگر کسی بات کا خیال نہین وحشت کے ہاتھون ایسا بک گیا کہ لحاظ او ہلیا راستے ہی مین اشعار پڑھنے لگا -

دامن کشیدہ از من بیجان چہ میروی
گریان مرا چہ بینی و خندان چہ میروی
افتادہ ام بمشکل ہر گونہ در رخت
اے مشکل آفرین ز کف آسان چہ میروی
آہستہ رو کہ خواتو ندارم گریزگاہ
از پاے اوفتادہ گریزان چہ میروی
کام دل تو کوچہ یار است اے ناتوان
وحشی ز کوی یار بیابان چہ میروی

نالان ہائین ہائین یہ راستہ ہی

خارستان ہم دا سید مین دامن قلب. ایسا الجھا ہوا تھا کہ عقل ہزار سلجھاتی تھی مگر الجھنا تو درکنار جگر کے تھپیڑے کھاتا ایسے

خالہ جی کا گھر نہین - تم اپنے بھیس
مین ہوتے ہی تو شاید نہ گاتے اور
اب تو عورت ہو اور مین ساتھ
ہون - گر مین کب سنتا ہون خدا
جانتا ہے جنون مین کچھ نہین سوجھتا
تھا کیا ہے کیا نہین - ہر دم نالہ و
فریاد ہر گام رونا چلانا - دریائے
جنون کا چڑھاو کاٹنا آسان نہین
جب دم خفا ہوتا تھا یون بڑبڑاتا
تھا -

ہر چند بہ پردہا نہانی
در دیدۂ عرشی ہمیشانی
شیرین حرکات و نازنینی
زیبد بتو جور و سرگرانی
صد جور کشیدم از سکانت
باشد کہ بخویشتن بخوانی
با جور و جفا عجب بدارم
مطبوع دل جہانیانی

من سوئے تو از حیا نہ بینم
از من بغلط تو بدگمانی
جان بر لبم اے نگار دلجو
قدر من نیم جان ندانی
من بندہ نارسی کمینم
تو میوۂ نارس جوانی
من خار رہ تظلم و غم
تو نو گل باغ زندگانی
تو سخت دلی و سخت جان من
جوریکہ تو امش توانی
یا رب چہ غم ست اے نہادم
آوخ ز غم و غم نہانی
زان دم کہ ترا وداع کردم
در تاب و تپم چنانکہ دانی
اے کاش ندیدمت کہ تنم
زین آفت ہجر ناگہانی

ما بے تو چنین شکستہ حالیم
بے ما تو بگو چگونہ مانی

ماتن میرے جنون کو دیکھکر سخت گھبرائی پاس آکر کہنے لگی میاں صاحب اب نہ بہت بہکو جیسے اس وقت کچے گھڑے کی چڑھی ہے۔ اب ذرا آدمیت سے چلو گھر پہنچکر شعر پڑھنا یہ بھلا شعر کا کون وقت ہے اگر تم ایسے ہی بے تکی ہانک لگاؤ گے تو میں ساتھ دینے سے رہی۔ گو یہ باتیں میری نصیحت کی تھیں مگر مجھکو وحشت کے مارے کچھ جو سوجھتا ہو۔ وہی بے قراری وہی گریہ وزاری وہی ہرزہ سرائی وہی غزل خوانی

شب ہجران دل تپان دارم
چشم گریان لب فغان دارم
[illegible] لب فغان دارم
چشم ستان خون پیکان دارم

سر وصل تو سو میان دارم
دل درین فکر ناتوان دارم
داغ عشق تہی بجان دارم
پردۂ راز چون کتان دارم
شوق وصل تو روز افزون است
آنچہ وی بود بیش ازان دارم

اس شعر کو کوئی ہزار مرتبہ پڑھا ہوگا

شوق وصل تو روز افزون است
آنچہ وی بود بیش ازان دارم

دل بفرمان عشق دردادم
من چہ پروائے ناصحان دارم
پیش روی است آن دہان بیان
نکتۂ چند در میان دارم
پیش چشم خیال عارض تست
دولت وصل جاودان دارم

عالم عالم جمال بیداری
وصف جنت جہان جہان دارم

سوز عشق است و اعطا فخروش
تو چہ دانی چہ من نہان دارم

رہرو - او ہو ہو کیا شعر ہے واللہ -

سوز عشق است و اعطا فخروش
تو چہ دانے چہ من نہان دارم

بخیال کسے گرفتارم
کہ نہ صبر و تشکیب ازان دارم

آتش اندر وجود من بگرفت
تن و جان ہر دو شمع سان دارم

روزگاری گذشت و من بیدل
آرزو ہاے بیکران دارم

خیز و بنگر بسینہ پر داغ
گلشنے بین چہ بے خزان دارم

گریہ زار من روان گویا
کز غم ہجر کاروان دارم

دل بدریای حسن یار فتاد
جان بغم ہای بیکران دارم

تا کہ در دیدہ ام گرفتی جا
عکست از مردمان نہان دارم

بہر پرسیدنم بیا اے دوست
لب بجنبان کہ وقت جان دارم

از رقیبان ناکسم غم نیست
کہ چنین یار مہربان دارم

ہر جفاے کہ میکنی میکن
زان کہ دل بہر امتحان دارم

چارۂ درد من بکن عشقی
یادگاری است کز فلان دارم

او سوقت یه تازه مصیبت پڑی که ان
نے ساتھ چھوڑ دیا یکه و تنها بیکس
بے بس شتر بے مهار کیطرح جدھر
منه اوٹھا چل نکلا ۔ اندھیری رات
سنگ نه ساتھ ۔ ٹھوکرین کھاتا ۔ گرتا
پڑتا ۔ چلتا تھا ۔ ایک مقام پر پاره
ملا ۔ ہوکر جو کھائی تو دم سے گرا
اب طاقت نهین که اوٹھون اتنی
دیر مین جنون کم ہوا سوچنے لگا که
مین کون ہون کهان تھا کهان آیا
سوچتے سوچتے بیٹے سارے واقعات
یاد کرلیئے اور اپنی تنهائی پر آٹھه
آٹھه آنسو رویا ۔

بیگانه کر من شعار دارم
نے یار نه غمگسار دارم
بے روے تو امرادو لها
بیرون زکف اختیار دارم
دستے بسر و بسینه دستے
از دست تو اے نگار دارم

یه اشعار پڑھ پڑھکر روتا تھا که ایک
عاشق تن کا گزر ہوا اونهون نے
دیکھا که ایک عورت تنها رو رہی ہے
قریب آکر کہنے لگا ۔ اے نیک بخت
تو کون ہے اور کیون رو رہی ہے
بیٹے دیکھا که صیغهٔ تانیث سے
خطاب کرتا ہے اپنی حالت پر
نهایت افسوس کیا مگر کیا کرتا
اوسی ضلع مین جواب دینا پڑا ۔

مکالمه

عالم آرا ۔ اچھے بیٹنے
دردانه بیگم ۔ ابھی دیکھیے
کیا کیا ہوتا ہے ایک تو عاشق
پیدا ہو چکے ہین ۔ آئنده دیکھیے
کیا کیا ہو ۔

ناول

مین ۔ میان ہین ایک غریب عورت

ہون گاؤن سے چلی تہی ڈاکوؤن نے
آگہیر اسب مال لوٹ لیا مردون کو
قتل کیا مگر مین ایک سخت جان رہگئی
ہون ماری ماری پہرتی ہون پاؤن
مین آبلے پڑگئے اس وقت تہک کر
بیٹھ گئی

عاشق تن - تم یہان کب سے
ہو -

مین - قریب شام کے اس مقام
پر پہونچی پہر قدم نہ اوٹہا گر پڑی

عاشق تن - تہاری شادی
ہوئی یا نہین -

مین - ابہی آپ شادی کی لیتے
ہین - یہان جان کے لالے پڑے
ہین

عاشق تن - یہان سے چند
قدم پر بندہ کا غریب خانہ ہے
تکلیف کیجیے تو ہر طرحکا آرام ہوگا -

مین - میان اپنا راستہ
لیجیے - اس پہیر مین نہ پڑئیے مجہکو
یہین ایڑیان رگڑ کر جان دیناہی

عاشق تن - یہ ہرگز نہ ہوگا
مین تم کو بے چلے بغیر نہ ٹلون گا
مین نے ہرچند کوشش کی کہ اسکے
پنجہ سے چہوٹون مگر میرے امکان
سے باہر تہا مجبور ساتہہ ہوگیا گہر
پہونچے تو ایک مختصر مکان تہا - اتنے
مین گہنٹے بجے -

مکالمہ

میم - اب آٹہ بجگئے مین زیادہ
نہین اٹہ سکتی -

رؤف النسا - حضور خاصہ
تیار ہے

میم - بس اب کہانا کہائیے - باقی
داستان کل سناؤنگی

بزم آرا - آپنے ہی کس مقطع
پر رکہدیا ہے -

میم - مینے نہین رکہا بلکہ آپ کی
گہڑی نے آپ کا ہرج پیدا کردیا کمین
ہو تو گہڑی سے ہرجہ لیجیے - یہ با[illegible]

ہو کر سبکی سب کہانے کے کمرے مین
آئین ۔ روف النسا سہیلی کا اہتمام
تہا صبح سے زیادہ ٹھاٹ تہا

مس میری ۔ بیگم صاحب آپکے
پاس بہت سلیقہ کے آدمی ہین گو
مین اسبات کی شہادت نہین دے سکتی
کہ ہندوستانی کہانے اچھے اچھے
پکے ہین ۔ یا نہین مگر یہ ضرور کہونگی
کہ انگریزی کہانے بہت خوش ذائقہ
ہین ۔

دردانہ بیگم ۔ انگریزی کہانون
کو خوش ذائقہ کہنے ہی پر ہم کو اعتراض
ہے ۔

مس میری ۔ یہ سچ ہے جیسے
مسلمانی اغذیہ بامزہ ہوتے ہین ہمارے
کہانے ایسے نہین ہوتے مگر قصور
معاف آپ کے کہانے کیا ہین گو کہ مزیدار
ہے ۔

دردانہ بیگم ۔ پہر بامزہ خوشبودار
بہی تو ہین ۔
یہ باتین ہو کر ایک گھنٹے تک ڈنر کہایا کئین

پہر کمرون مین تشریف لائین ۔ بزم آرا بیگم
نے فخر النسا بیگم سے کہا کہ آج میم صاحب
کے بہت روپے خرچ ہوئے آپ
کچہ تجویز فرمائین اگر نقدی دیجائیگی
تو وہ نہین لینگی پہر کیا کرین ۔ انکے
سوا انا مائی اور اونکی بچہ لیان مس میری
اور اونکی بچہ لیان سبہون نے
لطیفن کو انعام دیا اور ہمکو اسکا
خیال ہے ۔ فخر النسا بیگم غور کرنے
لگین ۔

بزم آرا ۔ میم صاحب کے لئے
ہمنے ایک چیز تجویز کی ہے ایک
طلائی لیڈی واچ معہ زنجیر طلائی
میرے پاس ہے وہ انکو دین
مگر انا بائی کے لیے معقول چیز
چاہیے ۔

فخر النسا ۔ کوئی بنارسی قیمتی ساڑی
ہوتی تو بہتر تہا ۔

بزم آرا ۔ وہ میرے پاس موجود ہے
مینے خریدی تہی چار سے چون روپیہ
کی ہے ۔ مگر خورشید بائی پارسن

کے لیئے فرمائیے

فخر النسا - گوشوارہ ہو تو کیا

بزم آرا - گوشوارہ ہمنے سیمی
کے لیے تجویزا ہے وہ اوسی کنواری
چھوکری کے قابل ہے الماس
جڑی ہوئی کوئی پانسو کو ہم نے
خریدا تہا اور اب تک ویسا ہی بنا
ہے -

فخر النسا - کوئی عطروان قیمتی
ہو تو مضائقہ نہین -

بزم آرا - کوئی ادہر آنا -

خواص - حاضر ہوئی -

بزم آرا - ذرا رؤف النسا کو
بھیج دینا -

فخر النسا - جب تینون کے لئے
تین چیزین تجویز کی گئین تو ایک
سیم اور دو بند وانیان رہی جاتی
ہین - اور مین سمجھتی ہون انکو
بھی دینا ہوگا - مگر دو گی کیا -

بزم آرا - مین بھی یہی سوچتی
ہون -

فخر النسا - انگشتریان نہون تو کیا
مضائقہ ہے -

بزم آرا - دونون کو دو انگشتریان
دین مگر سیم کے لئے کیا تجویز دون -

فخر النسا - کیا تباؤن مگر چوڑیان
دیجیئے -

بزم آرا - چوڑیان یہ نہین پہنتین
اگر انکو بھی گھڑی دین تو کیا قباحت
ہے -

فخر النسا - دونون کو گھڑیان دینا
تو کچھ نہین -

بزم آرا - میرے پاس ایک ارگن
باجا ہے - بہت تحفہ - آٹھ سے روپیہ کو
نواب صاحب نے خریدا تھا -

فخر النسا - آپ بھی کیا باتین کرتی
ہین - اتنی بڑی چیز اونکو دو گی -

بزم آرا - وہ ایسا بڑا بھی نہین

فخر النسا - پھر بڑا ہے -

بزم آرا - اچھا تو میرے پاس ایک
انگشتری ہے جسمین بیداری کا کہٹکا
لگا ہے اوسکا نگ بہی قیمتی ہے -

فخر النسا۔ وہ میم کو دیجئے لیڈی
ریج مسز لوبن کو عنایت فرمائیے۔
بزم آرا (روف النساسے) کوئی
عطردان قیمتی چاہئے۔ اسکو ذرا
فخر النسا بیگم کو دکہا دو۔ فخر النسا بیگم
گئین اور سب چیزین ایک کشتی مین
لگا کر ایک خواص کے سپرد کیا اور
تاکید کی جب ہین اشارہ کرون لانا
یہ کہتا آئین اور بزم آرا بیگم کو اشارے
سے کہا ٹہیک ہے۔
میم۔ اب ہم رخصت ہوتے ہین۔
بزم آرا۔ مگر ہمکو آپ سے سیری
نہین ہوتی۔
عالم آرا۔ اور کہانی کا اشتیاق
مارے ڈالتا ہے۔ دیکہین اب
میان جوان عورت سے ہین تو
کس کسکو رجہاتے ہین۔
بزم آرا۔ ہمکو اوسسے زیادہ
زیادہ اوکی ملاقات کا اشتیاق
ہے آپنے تو شاید انکو ہے ہی بارہا
دیکہا ہے۔ اور یہان کوئی برس روز
کی ملاقات ہے۔
میم۔ کل صبحکو حاضر ہو جاؤنگی اب تو
جانا ضرور ہے۔
بزم آرا۔ مگر وعدہ کیجا فرمائیے
مین چار بجے گاڑی آپ کے گہر بہیجدونگی
میم ضرور بہیجئے۔
بزم آرا۔ رانا بائی صاحبہ اور مس
میری۔ مسز لوبن خورشید بائی
اور پاربتی بائی اور ستونتی بائی
یہ سب کی سب کل ہمارے پاس پانچ
بجے تشریف لائین۔ ورنہ ہمکو سخت
رنج ہوگا۔ سبہون نے کہا بہتر ہے ہم
سب ضرور حاضر ہو جائینگے۔ اور
اب تو آنا لازم ہے۔ کیونکہ آپ
ایک سبہا قایم کرنے والی ہین اور
وہ ہماری دلی تمنا ہے۔
بزم آرا۔ آپ کی اور ادر سب بیبیان
ہر قوم وملت کی جو اس محفل مین
شریک ہوسکتی ہون آئین تو مین
ممنون ہونگی۔ اتنے مین خواصین
بہت کشتیان لائین۔ بزم آرا بیگم

سے نے اپنے ہاتھ سے بہون کو
پھول پہنائے - استنبولی عطر کی
دس دس شیشیاں ہر ایک کو دین
پھر کہا اب ایک اور تمنا ہے - اور
مینے وعدہ لے لیا ہے کہ آجکی سب
میری باتین آپ کو ماننی ہونگی -
مس میری - جو حکم فرمائے
ہم آج سے آپ کے تابعدار ہین
بزم آرا - مین تابعداری تو
نہین چاہتی مگر آج جو مین کرون
روا ہے - بہون نے کہا ہمکو
بخوشی منظور ہے - بزم آرا نے
اشارہ کیا - ایک کشتی رکھی گئی
فخر النسا نے ایک انگشتری دی
جسمین بیداری کا کہٹکا لگا تہا -
بزم آرا بیگم نے اوٹہکر میم صاحب
کی انگلی مین پہنائی -
میم یہ آپنے کیون تکلیف کی
بزم آرا - اب ہم بات نہین
کرسکتے تمہاری کمی پوری ہو تو ہمارے
کامون پر اعتراض نہ کرو ورنہ

اختیار ہے - پھر مسز لون کو لیڈی
دراج عطا کیا - اور ساڑی رانا بائی کو
عطر دان خورشید بائی کو اور دو انگشتریان
دونون بائیون کو اور گوشوارہ مس میری
کو عنایت کیا - اور ہر ایک سے وعدہ
لیا کہ کل ضرور آئین - حکم دیا گیا کہ
گاڑیان تیار رہین - بیرا چپراسی وغیرہ
آدمیونکو انعام تقسیم ہوا جب گاڑیان
لگائی گئین بزم آرا بیگم نے پھر وعدہ
لیا بہون نے پھر وعدہ کیا اور رخصت
ہوئین - چلتے چلاتے میم صاحب
نے فخر النسا بیگم کو ایک گوشے مین
لیجاکر یون ہمکلام ہوئین کہ آج آپنے
ہمسے بہت ہمدردی فرمائی اور ایسی
کہ اگر کوئی غریب کرتا تو ایک ہزار
روپیہ انعام دیتی آپ کو کیا دیسکتی
ہون بہلا -
فخر النسا - اجی مینے کیا ہمدردی
کی سچ کے ساتہ مین ہی آپ کی
خدمتگزاری کے لیے موجود تہی -
میم بہلا یاد کیجیے آپنے کیا کہا تہا

احسان مجھپر کیا ہے۔

فخر النسا (غور کرکے) اللہ کی سون اسوقت یا و نہین اور یاد کیون آئے کچھہ کیا ہو تو یاد آئے یا یون ہی۔

میم ۔آپ نے ایک ایسی حرکت کی ہے جس سے ہماری عزت بچی۔

فخر النسا بیگم حیران کیا اللہ مینے کون ایسی حرکت کی۔

میم ۔گو میری عزت بغیر اس اعانت کے بچگی گرچونکہ آپ کے خیال مین میری عزت بچتی نظر نہ آتی تھی اور اسپنے بچا لیا۔ اسلئے آپ کا احسان قابل قدر ہے۔ مین کبھی نہ بھولونگی احسان تو میری گردن پر رہا۔ مگر وہ بیکار ہونے سے مین واپس کیئے دیتی ہون۔ آپ کچھہ خیال نہ فرمائے یہ کہکر پچاس کا نوٹ متبہ دکیا۔

فخر النسا (متحیر ہوکر) یا اللہ یہ کونی احسان ہے۔ یہ پچاس ہی

کونی بڑی کائنات ہے۔ کیا آپ ہمکو اتنا ہی محتاج سمجھتی ہین یا آپ نے ہمکو اسقدر بد تمیز مان لیا ہے۔ اب ہمکو آپ سے ایک طرحکا رنج ہو گیا۔

میم ۔برائے خدا آپ رنج نہ فرمائے اگر میری رائے غلطی پر ہے تو معاف کیجئے۔

دردانہ بیگم ۔آجکا دن بہت لطف سے گزرا۔

عالم آرا ۔ اللہ جانتا ہے کہ دونون کی نقلون سے زیادہ مزا آیا۔

محفل آرا ۔حقیقت مین آجکا دن بہت اچھا گزرا۔ اور مین شہزادی سلطنت آرا بیگم صاحب اور دردانہ بیگم صاحب سے معافی چاہتی ہون۔ اگر بزم آرا بیگم میرا قصور معاف کرا دینگی تو مہمان نوازی کی حد تمام ہوجائیگی اور بے انتہا منت ہوگی۔

بزم آرا ۔یہ آپ کے فرمانے کی بات ہے بھلا۔ اور مین حد درجے کی کوشش کرونگی۔ اور اپنی بہنون

مین ملال کو رہنے نہ دونگی شہزادی
بیگم اور دروانہ بیگم صاحب دونون سے
مین التجا کرتی ہون کہ قصد ان کی
خطا معاف ہو جائے - اور مین اسبات
کو جس تقریر مین چاہو گی ثابت کرونگی
کہ خطا کو الزام سے بالکل پاک کر دینے
والی چیز معذرت ہے - اور معذرت ہی
عفوی خطا کی ذمہ دار ہے - ورنہ
عفو خطیات کے لیے کوئی دوسری
بات ہی نہین -

سلطنت آرا - یہ وہی مثل
ہوئی - سوت نہ کپاس کوری سے
لٹھم لٹھا - پہلے تو خطا ہی کا وجود نہین
اگر ہے تو معلوم نہین اور پھر یہ بات
ثابت نہین کہ ہم معافی سے ناراض
ہین - پھر باوجود ان سب باتونکے
آپ کا مسائل طلب روحانی کی بحث کرنا
بہت ہی نادر بات ہے -

بزم آرا - یہان پر ہم ہی قایل ہو گئے
اب مین آپ ہی کی تقریر غالب کو
تشفیع گردانکر ملتجی ہون کہ انکی خطا
معاف ہو جائے کیونکہ انہون نے
کوئی نہ کوئی خطا کی ہو گی ورنہ کیون
معافی چاہتین -

دروانہ بیگم - خاتون جنت کی قسم
ہمکو ذرا یاد نہین کہ انہون نے ہماری
کوئی خطا کی ہو -

بزم آرا - کہیئے محفل آرا بہن آپ
انکی کیا خطا کی ہے -

محفل آرا - اصل قصہ یہ ہے کہ
کل جب مسجد مین گئی تہی عالم آرا بیگم
اور دروانہ بیگم نازنین بیگم تینون
بیگمون نے ان رسوم کی برائی مین
تقریرین کین - دروانہ بیگم نے
کہا کہ پیرانی بوڑہیونکے رسوم ناجائز کی
ہمیں پیروی ضرور نہین اور اسپر
انہون نے ایک باپ بیٹے کی نقل
بیان کی - ان کا کہنا مجھکو بہت
ناگوار گذرا - اوس وقت چاہتی تہی
کہ اوس نقل کے مقابلے مین ایک
اور نقل بیان کرون -

نقل زبانی محفل آرا بیگم

کہ ایک مرغ کو اسکی ماں نے یہ
نصیحت کی کہ بیٹا سب جگہ پھر چل سب
چیز کو دیکھہ بھال مگر کنوین مین مت
جہانک - مرغ نے کہا کنوین مین جہانکنے
سے کیا ہوگا بہلا -

ماں - ہم بڑے بوڑہون کی بات
سنا کرو - ہمکو جو تجربہ ہوا ہے
وہ ہرگز تمکو نہین ہوا پس تمکو چاہئے
کہ ہماری بات کو بلا دلیل مان لو -

مرغ - کیون ہم کوئی بات بغیر
عقل مین آنے کے ہرگز نہ مانینگے

ماں - پھر خود رائے خود پسندی
سے تو بہکتو گے خمیازہ کھینچو گے
کڑی جھیلو گے پچھتاؤ گے اور بہت
پچھتاؤ گے -

مرغ - جی بہگت چکے - پچھتا چکے
کڑی جھیلنے کے لیے تو پیدا ہی ہوے
ہین - پھر شوق سے جھیلینگے -

ماں بیٹے کی ناسخن شنوی پر
نفرین کرتی کسیطرف چلی گئی یہ احمق
خود پسند - ماں کی ضد پر کنوین مین
جھانکا تو اسکو ایک مرغ نظر آیا یہ
مرغ کو دیکھنا تہا کہ اسکے پر و بال کھڑے
ہوگئے اودہر اوسنے بہی گلا پہیلایا
اسکو غصہ آیا اودہر اوسنے بہی غصہ
کی صورت بنائی اسنے گردن لمبی کی
اور آنکھین لال کئے اوسنے بہی
وہی حرکت کی اسنے کہا آئین یہ
ہمین سے برعندی - یہ کہکر ڈک
رگانے پر لیس ہوگیا تو دیکھتا کیا ہے
کہ حریف بہی حملہ پر تیار ہے - اسکو
غصہ مین کچھہ نہ سوجھی - آنکھون مین
اندہیری چھائی حملہ پر مستعد ہوگیا
اودہر وہ تیار ہوا ادہر یہ کاندہے
تولکر کود پڑا - اور غصہ کے زور مین
گاؤ زوریان کرنے لگا جب تک غصہ
اوترے کئی غوطے ہوگئے آخر ہمی
حریف کی عوض اپنی جان دی اور
بہت بری کڑی جھیلی - ماں اسکی

حالت کو دور سے دیکھتی تھی۔ کبھی
کہتی تھی سزا پانے دو۔ کبھی محبت
جوش مارتی تھی تو کہتی تھی کہ افسوس
اسکی جان جاتی ہے۔ اسکو سمجھانا
چاہیے اس ارادے سے وہ لٹنی
لٹنی ڈگ بہرنے لگی جب تک وہ
آئے آئے اسنے جست کی اور وہ
ہاتہ ملکر رہگئی بہت سی خاک اوڑائی
مگر اب کیا ہوتا ہے۔

اس قصہ کو غارہ جان کہکر فرماتی
تھین کہ بٹیا بڑون کی بات مانا
کرو وہ مرغ مان کی نصیحت سن لیتا
تو کیون اپنی جان دیتا۔ اگر وہ
خیال کرتا کہ مان کی نصیحت مین کوئی
نہ کوئی مصلحت ضرور ہوگی تو کیون
خلاف کرتا۔ اور کس لیے خمیازہ
کھینچتا۔ اب تم سمجھو کہ بزرگون کی
نصیحت اور اونکے ٹھہرائے ہوئے
قاعدے مصلحتون پر موقوف ہین
جو اونکے قدم بقدم چلا اور ساتھ انکے
قواعد و رسوم کی قدر کی وہ ہمیشہ
امن مین رہا۔ نہ اوسپر کوئی اعتراض
ہو سکتا ہے نہ کوئی قباحت اوسکی
طرف منہ کرتی ہے پس میرا جی چاہتا
تھا کہ اس قصہ کو دردانہ بیگم کے
روبرو دوہراؤن۔ اور جس طرح ممکن
ہو ہراؤن بزرگون کے آئین و
رسوم کی ناقدری ہونے نہ دون۔

دردانہ بیگم۔ پھر آپ نے کہا
کیون نہین۔

محفل آرا۔ ہمنے نہین کہا۔ اسلیے
کہ تم لوگ پڑہی لکھی ہو اور ہم ان پڑہ
ہماری بات تمہارے روبرو کبھی
بشرفت نہ ہوگی۔ پھر انکو سننے سے
کیا فائدہ۔

سلطنت آرا۔ شاید یہی آپکی
خطا ہے۔ جسکی معافی چاہتی ہو۔
واہ کیا اچھی خطا ہے۔ اور پھر اسمین
کچھ ہمارا اتنا نہین۔

محفل آرا۔ سنئے تو ہم جب یہان
آئے صبح ہوئی مجلس کا رقعہ دستخط کے
لیے آیا۔ ہمنے اور شوکت آرا نے

طعنہ دیا کہ خدا جانے مجلس کیا ہوگی
اور چند نا ملایم باتین اس تجویز کے
مخالف ہمنے کین - اسپر دردانہ بیگم
سے چھوڑ مل گئی - نمبر اوی بیگم
بھی ہمسے کٹنے لگین اوس گفتگو مین
کو مین ناحق پر تہی پھر بھی مینے گستاخی
کی اب دونون بیگمون سے اس
گستاخی کی معافی چاہتی ہون -

سلطنت آرا - خاتون جنت کی
قسم - بہن ہمکو اسکا ذرا ملال نہین
اور کچھ بھی خیال نہین - اور آپ نے
کہا ہی کیا جسکا ہم برا مانین -

دردانہ بیگم - مجھکو حیرت ہے کہ
وہ خطا کیونکر ہوئی -

محفل آرا نہ ہو نہ سہی اب تو
معاف کردو -

سلطنت آرا اور دردانہ بیگم دونون
نے کہا کہ اول تو کوئی قصور نہین
ہے بھی تو ہمنے معاف کیا -

محفل آرا (شکریہ ادا کرکے)
شاید آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے
اوس وقت کہا تہا کہ پھر وہ کون اچھے
کام ہین - جنکو ہم کرین - اوس وقت
آپنے فرمایا تہا کہ یہی ایک اچھا
کام ہے جسکی دعوت آئی ہے
اور مینے کہا تہا کہ بس جب دیکھلینگے
اوس وقت آپ سے کہینگے - اب
کہتی ہون کہ مینے دیکھ لیا جس کام
کو آپنے کیا اور کرنا چاہتی ہو -
پسند بھی آیا - اور اپنی رائے کی
غلطی پر بھی آگاہ ہوگئی - اب مین
آج سے پڑھنے لکھنے کی کوشش
کرونگی اور جب تک علم نہ آجائیگا
کل نیا ونگی -

شوکت آرا - بہن مینے بھی یہی
عہد کیا ہے -

بزم آرا - خدا مبارک کرے مجھکو
جیسی اس بات کی خوشی ہے کسی
بات کی نہین - اور سچ تو یہ ہے
کہ محفل آرا بیگم اور شوکت آرا بیگم
کا سیدھا ہم رہنا مجھسے اچھنبے کی
بات ہے - اور اپنی محفل کے لوگ

عیب ہے ۔ غرور سے کہ آپ سر
جسقدر کوشش کیجا سکتی ہے کیجیے
ورنہ سمجھ لین کہ آپ کو کوئی شرف
و بزرگی نہین ۔ نواب شمس الدولہ
کی بیوی ہو تو کیا ہوا ۔ انوار الملک
کی صاحبزادی ہو تو کیا ہوا ۔ میرے
پاس تصور معاف نیفض بھری کے
برابر ہو ۔ اب آپ چاہین خفا ہون
یا خوش ۔ مین اپنے خیالات
ظاہر کر دینے مین بیباک ہون ۔
محفل آرا ۔ سچ کہتی ہو ۔ خاتون جنت
کی قسم سچ کہتی ہو اوسکو اس کا
ذرا رنج نہین ۔ کیونکہ کوئی بات
ہی رنج کی نہین ۔ ہم مین بزرگی کی
کوئی بات نہین ۔ پھر ہم کیونکر بزرگ
ہو سکتے ہین ۔ اور کیا مشرف ہو سکتا
ہے ۔ یہ باتین ہو کر بیگمات اپنی
اپنی آرامگاہون مین تشریف لیگئین
بزم آرا بیگم اپنی خلوت مین گئین
جوڑا بدل رہی تہین کہ نواب صاحب
کی آمد ہوئی ۔ خواص نے بڑھکر
اطلاع دی سرکار ۔ وہ نواب صاحب
تشریف لاتے ہین ۔ بزم آرا بیگم
پیشوائی کے لئے اوٹھین ۔ خواصین
موقع شناس ادب وان ہٹ گئین
خلوت ہوگئی ۔

خلوت

نواب صاحب ۔ اچھا آپکے تو بڑے
ٹھہرے ہو گئے ہین مجلسین کرتی ہو
قومی ہمدردی کے ارادے ہین
جلسے ہوتے ہین ۔ سپیچین آتی ہین
ڈنر کہاتی ہو ۔
بزم آرا ۔ یون ہی ہمارا شہرہ
دوون ہی ۔ پھر یون ہی کیون نہ ہو ۔
نواب ۔ یہ یون دوون کو ہم نہین
سمجھتے ذرا صاف صاف ارشاد
فرمائیے ۔
بزم آرا ۔ دوون کے معنے یہ کہ
مجلس کرنے کے پہلے ہی ہم عورتون
کے نام مشہور آفاق ہو سکتے ہین

ہمارے عادات ورسوم رتی رتی
خانگی روزمرہ معاملات سے غیر قوم
غیر ملک واقف ہین یہ وون کا ٹہرا
ہے - اب یون سمجھیئے کہ بزم آرا
ایک مجلس قایم کرنے والی ہے جس
سے ہندوستانی عورتون کو فائدہ
پہونچے - اور رسوم مذموم دنیا سے
اوٹھ جائین - اب یہ دونون ٹہرے
آپکے روبرو ہین آپ چاہین جسکو
پسند فرمائین - اور ہم مجبور حکم کے
تابع ہین -

نواب - اگر تمکو یہ بات معلوم
نہ ہوتی کہ مین کس بات کو پسند
کرتا ہون تو کیا اسی آزادی
سے کر سکتین -

بزم آرا (مسکراکر) کیون آزادی
ہماری - آپ ہمارے آزادی کے
مالک ہونے والے کون -

نواب - ذرا دلپر ہاتھہ رکھکر کہو
یہ دل سے کہتی ہو یا زبانی مراخلہ
ہے -

بزم آرا - وہ ہم ہاتھہ رکھہ چکے

نواب - سنو جس دن سے
ہمنے تمکو بیاہا اور جس دن سے
ہمنے تمکو اپنی لونڈی بنالی

بزم آرا - اور ہمنے جس روز سے
آپ کو شوہر کیا - بس اوسیوقت سے
ہمنے آپ کو اپنا غلام کر لیا - بلکہ
ہمنے لونڈی ہونے کا اقرار نہین
کیا اور آپ غلام بن چکے ہین - لاکہ
مین ہزار مین آپ نے اقرار کیا ہے
کہ بیوی مین تمہارا غلام ہون -
گہونگٹ کہولیں اقرار العقلاء
ملزم علے انفسہم ہم آپ کا اقرار
سند غلامی ہے -

نواب یہ رسم کے طور پر ہمنے
کہا تو کیا حقیقت دیکھی جائے - تو
الرجال قوامون علی النساء

بزم آرا - اب آپ معقول بحث
پر آئے تو ہم بھی ختم کئے اور رہنے
دیجیے اختیار کو بھی جہان لینگے -

نواب بھلا فرمائیے تو

بزم آرا - جس قانون قدرت نے
موالید کو تین صورتون مین ظاہر
کیا اوسکی حکمت اسبات کی مقتضی
ہوئی کہ عالم کے بقا تک سلسلہ توالد
وتناسل قایم رہے - اور لازم ہوا
کہ عورت مرد ہون اور دونون کی
ضرورت مساوی اور ایک کو دوسرے
سے جو احتیاج ہے وہ بہی مساوی
بلکہ عورتون سے بہ نسبت مردون کے
ایک اور جدید کام ہوتا ہے - کہ توالد
مین زیادہ مدد دیتی ہین - نو مہینے
پیٹ مین رکہتی ہین - دو تین برس
دودہ پلاتی ہین - پس عالم پر عورتون
کے حقوق مردون کے حقوق سے
زیادہ ہین - اور جسکے حقوق زیادہ
ہین وہ دوسرے سے راجح ہے
اور جو راجح ہے - مرجوح سے زیادہ
فضیلت رکہتا ہے پس مردون پر
عورتون کی فضیلت ثابت ہے
اور صاحب فضیلت کو آزادی
کی بہت ضرورت ہے - کیونکہ
اوسکا فضل اسی بات کا مقتضی ہے
کہ آزاد و خود مختار رہے -

نواب - عورتون کا نفقہ جو مردون
پر فرض ہوا کہو تو اسمین کون حکمت
ہے -

بزم آرا - اسکی کئی وجہ ہین
(۱) عورت ضعیف القوی - نازک
مزاج - نازک دماغ ہے - وہ سختیان
جہیل نہین سکتی - محنت اوٹہا
نہین سکتی -

نواب تمہارا قطع کلام ہوتا ہے
یہ ضعیف القوی کیون ہے -

بزم آرا (مسکراکر) وہ کسی سبب
سے ہون آپ چہیڑ خانی سے باز
نہین آتے - بلی کو خواب مین چہیچڑے
ہی نظر آتے ہین - چیل کی نگاہ
مردار ہی پر رہتی ہے - اب سنو -
(۲) عورت کا حسن اوسکا کمال ہے
اگر پیدائش کے دہندے مین پڑ جائیگی
تو بناؤ سنگار کون کرے گا - شوخیان
کون ایجاد فرمائے گا - اداکا کون

موجود ہوگا - یہ محنت میں پڑجاؤنگی
تو آپ کی زبان پر کبھی بھی یہ شعر
جاری نہیں ہوسکتا -

روئے تو گل و لب تو قند است
گلقند علاج دردمند است

(۳) عورتون کی طبع غیور مغرور
ہے - اوسکا حسن اور تناسب اعضا
اس قابل ہے کہ اوسپر گھمنڈ جائز
ہو - اور اسبات کی گواہی مردون
کے دل دے رہے ہین اور
عورتون کا جوبن مردون کے بانکپن
سے ہزار حصہ قابل قدر ہے - مرد
لاکھون ٹھنک نکلین - مگر ایک عورت
ہی آنکھ اوٹھا کر نہین دیکھتی بخلاف
مردون کے کہ جہان ایک عورت کو
دیکھا بس وہین اڑ گئے - رال
ٹپک پڑی - ایک گنوار بھی
دانت نکال دیا - سینہ دیکھا دیئے
نکلتی ہے تو انگلیان اوٹھنے لگتی
ہین - مردون کے اوسان جاتے

رہتے ہین تو وجہ کیا ہی وجہ کہ مردون پر
ہزار چند عورتونکو فضیلت ہے -
خلق اللہ السموات واصطفی

بیجا نہین حسینون کی یہ لن ترانیان
اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

چنانچہ اسی لئے عورتون کا نفقہ
اوبھر مردون کے ذمہ ہوا - اور
اسی لئے عورتون کو پردے کی
ضرورت ہوئی - کہ حسن عالم افروز
صدمے نہ اوٹھائے - پس حاصل
ساری تقریر کا یہی ہے کہ عورت
اسی لئے پیدا ہوئی ہے کہ کل اسباب
راحت اوسکے لئے ہوں - بلکہ دنیا
مین راحت ہی بنائی گئی ہے - تو
عورتون ہی کے لئے - کیونکہ جب
وہ راحت مین رہنگی مردون کو
راحت مین رکھ سکینگی - ایک کرشمہ
سے مرد و بکدجاتا ہیگا - ایک غمزے
سے زندونکو مار یگی - پس مدار راحت
عالم عورتونکے قبضہ اقتدار مین

دیا گیا - اور عورت اس قابل ہوئی
دہ عالم مین حاکمانہ تصرف کرسکے
پس آزادی اوسکے لئے ہے اور
وہ آزادی کے لئے - مرد محنت کرین
اور عورتونکی خدمتگاری کو شرف
سمجھین تو اونکی عزت ہے -
نواب - اللہ رے قوت بیان
اب ہمارے لب بند ہوگئے -
بزم آرا - ہمارے رو برو بڑے
بڑے مولویون کے لب بند ہین
نواب مگر کچھ سمجھین بھی کس
وجہ سے بند ہی ہین
بزم آرا بند کا ہے سے ہوئے
اوس معقول بحث سے بند ہوگئے
جو ہمنے کی -
نواب - نہین ہرگز نہین -
اوسکا سبب ہی کچھ اور ہے -
بزم آرا بھلا کہئے اوسکا سبب
کیا ہے -
نواب ۵

یان ہوگئی ہے بند زبان عجب حسن سے
تم جانتے ہو بات مری لاجواب ہے

بزم آرا جی یہ نخرے بازیان
کسی اور سے کیجئے ہم ایسی کچی
گولیان نہین کھیلے ہین -
نواب ۵

آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف
ٹوٹے پڑے ہین حلقہ دام ہوا کل

بس اب خوش ہوئے -
اتنے مین گھنٹے بجے -
بزم آرا - ادہر کوئی آنا -
خواص - حاضر ہوئی -
بزم آرا کے بجے
خواص - حضور گیارہ بجتے ہین -
بزم آرا روف النسا سے کہدینا
کہ چار بجنے کے پہلے ہی بیگم صاحب
کے مکان پر گاڑیان روانہ کرین
اور سبکو اسی وقت جگادین - باغ مین
جلسہ ہوگا - اور کہدینا سب تیاری
بڑے تکلف سے کرین -

خواص بہت خوب کہکر چلنے کو تہی
کہ نجم آرا نے کہا ذرا ادہر آنا -
دوات - قلم - تو ادہر ٹہادو - خواص نے
قلمدان روبرو کیا - نجم آرا نے
ایک زرافشان کاغذ پر رقعہ لکہا
اور لفافہ مرصع مین بند کر کے
خواص کے حوالہ کیا - اور وہ
چلی گئی -
نواب خیر صاحب گہڑی بہر تم
آزاد سہی اور ہم مجبور - مگر اب تو
ہمارا کہنا مان لو -
بزم آرا - ہم ایسے خود مطلبون کا
کہنا نہین مانتے
نواب ۔

مطلب کی کہہ رہی ہین وہ دانا ہمین تو ہین
مطلب کی پوچہتے ہو وہ نادان ہمین تو ہو

بزم آرا بیگم شرما گئین -
نواب - ہم تمہاری ہزار بات
مانتے ہین - اور تم ہماری ایک بات
نہین مانتین - شاید یہی انصاف ہو

بزم آرا - آپ چاہین ہمارے
دو لاکہ محال بات مان لین اور ہم
تمہاری اونی بات بہی نہ سنین
تو ہمکو کوئی بہی برا نہ کہے گا سب
تمہین کو الزام دینگے -
نواب یہ شاید اسی لئے کہ تم آزاد
ہو اور ہم مجبور -
بزم آرا - ہان کیا کچہہ جہوٹ ہے
ہم آزاد ہین اور ضرور ہین -
نواب اور جو ہم آپ کی آزادی
کو باطل کر دین -
بزم آرا - کیا خوب آپ ہماری
آزادی کس دلیل سے باطل کر سکتے
ہین -
نواب آج تم اپنی آزادی
ثابت کرو تو کل ہم باطل کر دینگے -
اب آو سو رہو -

چلئے اب سو رہو باتین نہ بناؤ صاحب
وصل کی شب ہے نہین حرف و حکایات کی رات

بزم آرا ہم سوتے ہین - مگر

ہمکو چھیڑے گا تو غل کرینگے ۔

نواب (گدا گدا کر) بھلا غل کرو تو دیکھیں ۔

بزم آرا ۔ (آہستہ سے) لوگو دوڑو یہ مردوا ہمکو دق کرتا ہے ۔

نواب ۔ ادہر پھیرو ۔ نہیں تو مد گدگداتے تڑکا کر دونگا ۔

بزم آرا ص

نہیں ہے پیار ہی در پردہ انکا جبر ملتے سے خالی
رولا دیتے ہیں اتنا وصل کی شب گدگدا کے ہیں

نواب روؤ ہین

بزم آرا ۔ روئیں ہمارے دشمن ہم کیوں رونے چلے تھے اب یہ چوچلے تہ کر رکھو ۔

نواب (بوسہ لیکر) ابھی سے [illegible] مجبور کیا ہے ۔

[illegible] ہے بڑا لطف شب وصل
نہیں ہے تاب اٹھیں خواب گراں کی

بزم آرا ۔ سنا نہیں ابھی ابھی حکم دیکھی ہون کہ چار بجے ہمکو جگا دینا اور اب گیارہ بجگئے

نواب کل کیا ہوگا بھلا

بزم آرا ۔ مجلس ہوگی میم صاحب اور اونکی ہمجولیاں آئینگی ۔

نواب ۔ مجلس کیا ہوگی معلوم تو ہو ۔

بزم آرا ۔ مختصر یہ بات ہے کہ کل رتجگا تہا ۔ ہماری ہمجولیاں آئی تہیں بڑی بڑی رسمیں بہا ہوئیں ۔ ہماری بہنوں نے ہمکو الزام دیا کہ تو ہی ان رسموں کو روا رکھتی ہے ۔ درماں بیگم نے آڑے ہاتھوں لیا ۔ عالم آرا نے ہمکو چہیایا ۔ ہمنے کہا پھر تدبیر بہنوں نے اتفاق کیا کہ اسکو اوٹھا دیں ۔ اسلئے ہمنے اس مجلس کی ٹھہرائی ۔ آج وہ تین لکچر ہوئے ۔ میم صاحب نے ناول کے پیرایہ میں لکچر دینا شروع کیا وہ تمام نہیں ہوا تہا کہ دن گذر گیا

اب باقی کچھ کل دینگی - اور کل
ہی مجلس ہو جائیگی - مجھکو ارادہ
ہے کہ جلسہ کرین - ہان خوب
یاد آیا - آپ کی نورن کو تو بلوائیے
ہم اپنی ہجولیون کو اپنی سوت کا
گانا سنائینگے -

نواب (قہقہہ لگاکر) اور جو تمہارا
عیش منغص ہوگا

بزم آرا - وہ ایسی کہان کی
ہے سوی شتغل جو ہمارا عیش
منغص کریگی -

نواب - بھلا وہ تمہارے بلانے
سے آئیگی -

بزم آرا - اور مین کیون بلانے
چلی تھی مردار کو -

نواب - اللہ مجھے ایسی کیا پڑی ہے جو بلاؤن

بزم آرا - تمکو خدا کی قسم ہے
بلواؤ - ابھی چوبدار کو دوڑا دو -

نواب - ہمکو غرض کیا ہے ہم
کیون بلائین -

بزم آرا - اچھا نہ بلانا - یہ کہکر
کروٹ پھیر لی اور سونے کا بہانا کرکے
منہ ڈھانپ لیا

نوّاب

گرفتی پردہ گفتی وقت خواب است
نہ خواب است این حریفانرا جواب است

خفا ہوگئیین (گدگدا کر) اب اوٹھو
نہین دق کرونگا - اب اوٹھو ہم
بلاتے ہین -

بزم آرا - (منہ سے چادر ہٹاکر)
پھر آدمی کو بھیجو (بلند آواز سے)
کوئی ذرا ادہر آنا -

باری دار خواص - حاضر ہوئی

نواب - باہر چوبدار سے کہو
اسیوقت جائے اور نورن سے
طائفہ کو علی الصباح لائے -

بزم آرا - کہنا برابر چار سنبھے جاوے
رہے - اور رؤف النسا سے
کہنا کہ جب ہم محفل مین آئینگے
اوس وقت یہ مجرے کے سامنے
تیار رہین -

خواص اود ہو گئی اور جانتے جاتی
یہ غضب کیا کہ ہمارے راوی کو
ساتھہ لیتی گئی - انکی شامت جو
آئی اِس شعر کو بلند آواز سے
بحسرت پڑہا -

آئے ہی لوگ بیٹھے ہی اوٹھہ بہی چلیگئے
مین جا ہی ڈہونڈتا تیری محفل مین رہگیا

اور اِس خواص نے سُن لیا دل
مین کٹ گئی - اور یون کہنے لگی
میان کچھہ خیر ہے اب تک ہم
لحاظ کرتے تھے - میان بیوی
کی خلوت مین آپ کون بار
پانے والے -

راوی - اور جو ہمارا اتالیق
کچا چٹھا طلب کرے گا تو ہم
کیا کرینگے -

خواص وہ موا دیوانہ ہے
اور تم مشری -

راوی ۴
خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

خواص - مگر آج ہمارا پہرا ہے -
ہمتو جانے نہ دینگے - یہان سے
بہاگو - نہین جشن سے کہکر نکلوا دونگی

راوی - اور جو ہم جانا چاہین تو
تمہاری ہی دم مین رسا باندہکر جاینگے
جو ذرا بہی ہماری آہٹ پاسکو ناک
کٹوا ڈالن -

خواص - البتہ ہمکو یہ معلوم ہے
کہ آپ کی آنکہون مین الوپ انجن
لگا ہوا ہے - ایک تو ہم یوہی
مردون سے جیت نہین سکتے نہ کر
آپ سے - مگر دیکہو بُری بات ہو
کہان جائیگی تو بیگم صاحب ہم کو کہڑا
چنوا دینگی - آپ اپنے مالک سے
کہکر اجازت لے لیجئے - کہہ دینا
وہان خواصین ڈانٹ بتا رہی ہین

راوی - وہ کہینگے تم مرد وہ عورت
اور پہر الوپ انجن لگا ہوا وہ کیونکر
جانینگی کہ تم کب کہان ہو -

خواص - کہدینا کہ کہانسے لحاظ
کو کرین - تم غیر محرم اور وہ میان بیوی

کی خلوت - اونکو کیا معلوم کہ اوس
تنہا مقام مین بہی تمہارے قدم
جمے ہوئے ہین وہ جا بین کیا کیا
کرتے ہونگے -

راوی - ہان بات تو معقول
ہے - اب ہم آج سے کسی میان
بیوی کی خلوت مین نجایینگے -

خواص توبہ کرو -

راوی - تم ہی نہ تہیر لگا دو

خواص - آنکہون سے انجن تو
چہڑاو - ہمکو سوجہتا ہی نہین تم کہان
ہو -

راوی نے قریب آکر خواص کا
ہاتہہ اپنے رخسار سے چہوایا اور
خواص نے کہینچکر طمانچہ رسید کیا
اور خود ہی تلملا گئی - اوسکا ہاتہہ
شل ہوگیا اونگلیان ٹوٹ گئین
اوسکے رخسارے ہین آپ کے

راوی - اور ہمکو جو چوٹ آئی

خواص - تمکو کیا چوٹ آئی
تیر یا لوہے پر کوئی ہاتہہ مارے
تو مارنے والے ہی کے ہاتہہ پر
چوٹ آتی ہے - پتہر پر کیون آنے
لگی تہی -

راوی - یاد رکہنا بی نقیبن آپ
کا ہمنے ایک طمانچہ کہایا ہے -

یہ کہکر ہمارے راوی چل کہڑے
ہوئے - آسئے تو بلائے ناگہانی
کی طرح ہمارے بستر پر سے
کان مین غل کیا - کیا پہنچ گئے
ہم - (گہبرا کر) کون - کون ہو
کون -

راوی - ہم ہین الوب انجنا -
ہم کیا جز بین ہینا -
راوی اوسئے کچا چہا شہ

کہا بات ہے اوس انجمن ناز کی کیا
ہم بہاگئے وہان اور تری تصدیع کر

پہر ساری داستان بیان کی -

۵ - شوال ۱۲۹۴ ہجری

یا ندیمی ضلع عمری وانقضی
قم لاستد راک وقت قد مضی
واعطنی کاسا من الخمر الطہور
انہا مفتاح ابواب السرور
خلص الارواح من قید الہموم
اطلق الاشباح من سر الغموم

نو بجے رات ہے اور تین چار سے
عورتین صبح کے انتظار مین اپنے
اپنے مقامون پر۔ کوئی بستر سے
پر لیٹی ہے کوئی سونے کے تہیے
مین ہے۔ کیسکو نیند کا ہی خیال
نہین کسیکو اہتمام کی سرگرمی سے
اتنی فرصت نہین ملتی کہ ذرا کمر سیدہی
کرے۔ خیالات ہی مختلف ہین اور
ارادے ہی علیحدہ علیحدہ۔ خوشی
کو غم پر رجحان ہے۔ امید کو یاس
سے زیادہ ترقی ہے۔ کہین یہ
حکم دیا گیا ہے کہ برابر چار بجے ہمکو
جگا دین۔ خواصون نے کہا بر حکم

کہین یہ فرمان صادر ہوا ہے کہ
شب بہر مشعلون کی روشنی مین
باغ کا تنکا تنکا آنکہون سے اوٹہایا
جائے ورزی ورزی پر جوبن دیا جائے
پرستارون نے ایجاب کیا انعام
اکرام سے جہولیان بہر بہر کر پہیل پرین
تو سارے باغ مین جوبن آگیا۔ کسی
میم کی انگشتری کا کہٹکا کہٹکنے پر تلا
ہوا ہے کسی مس کی گہڑی کا بیدار
کرنے والا کانٹا برابر چار پر لگا ہوا ہے
کسینے کہا۔ مائی ڈیر مس آج دن بہر
کہان رہین۔
جواب ۔ آج ایک ایسی جگہ پر
رہی کہ بالفرض وہان رہتے سو
میرے ایک ہزار روپے اور
آپ کے دو ہزار روپے کا نقصان
ہو تو بہی کچہ مضائقہ نہین۔
سوال اپنی داؤن دون اور
ہماری یون۔ واہ کیا انصاف
ہے آپ کا۔
جواب یہ میرا اندلنی کا مذکور کہا

قابل ہے کہ آب زر سے لکھین
اور اُس کلب مین لٹکا دین جہان
مہذب جنٹلمین آیا جایا کرتے ہین
اسمین ایک تو حکمت کا مسئلہ ہے
دوسرے میری بے انتہا محبت
کا ثبوت ہے جو آپ کی نسبت
ہے۔
سایل نے قہقہہ لیا۔ اور عجیب
دن بھر کے واقعات کو بیان
کر کر مشکور ہوئی۔
کسی باپ بیٹی مین ہندوستانی
سوشیل حالت کی نسبت گفتگو
ہو رہی ہے۔
باپ۔ یہ جو تمنے بیان کیا
اسکی نسبت ہم قطعی رائے لگا
نہین سکتے شاید اسکا سبب
وہی فرق ہو جو مشاہدہ اور سماعت
مین ہے تمنے اوس جوش کو
اپنی آنکھون سے دیکھا ہے۔ اور
ہمنے تمہاری زبانی سنا ہے
یقین ہے تمہارا یقین میرے یقین سے

زیادہ ہوگا۔ مگر چونکہ یہ ہندوستان
ہے۔ اسلئے بموجب یہان کے
خیالون کے اچھی بات کا تفاول
کرتا ہون۔ اور تم میرے لخت جگر
ہونے سے تمہاری کہی ہوئی خبر کو
مان کر مبارکبادی دیتا ہون۔
بیٹی (اس بات کا شکریہ
ادا کر کر) آپ سے یہ التماس کرتی
ہون کہ مجھکو وہان جانے کی اجازت
دیجئے کہ یہ امر میرے حق مین
بہت مفید ہوگا اور اقرار فرمائیے
کہ تا امکان اس کام مین مدد
کرونگا۔
باپ۔ پہلا امر تو تمہارے
اختیار کا ہے۔ اور پہلا گو مجھسے
متعلق ہے مگر مین شاید اسوجہ سے
مقصر رہونگا کہ اسوقت تک
مجھکو کوئی ثبوت نہ ملا۔
بیٹی۔ یہی اقرار فرمائیے کہ جسوقت
آپنے دلکو مطمئن کرنے والا
ثبوت ملے اوسوقت مدد کرونگا

باپ - بیشک کرونگا - مگر
اسکا اندازہ کہ کس مقدار مین
میری طمانیت ہوگی تم شاید
نہ کر سکوگی -
بیٹی - اسکا اندازہ اگر مین ہی
نکر سکونگی تو عالم مین کوئی بھی
نہ کر سکیگا -
باپ نے قہقہہ کیا - اور بیٹی
رخصت ہوئی اور اپنے کمرے
مین آئی -
کہین سے گھر دیکھنے آئی ہوئی رونے
واپس ہوکر سائیسون سے باتین
کر رہی ہین کہ ٹھیک چار بجے
تین نگہبان اور دو ٹمٹم تیار
رہین -
سائیس - بہت دور تو جانا
نہین ہے -
رونا - ابھی نہین - اس شرک
سے ڈکر صاحب لوگون کے
بنگلہ ہین کہ نہین بس وہین جانا
ہے - ہم ساتھ ہونگے -

اب بارہ بج گئے - نصف شب
آخر کی ابتدا ہوئی - ہوا ذرا سے
کھٹکے سے بلبلانے لگی یعنی چھوٹی
سے چھوٹی آواز بھی شور و غل
کا کام دینے لگی -
صحن مربع کے بیچا بیچ ایک
تخت رکھا ہے - اور کسی شب زندہ دار
مراد مند نے گرم پانی کا گھڑا اور بھار
تخت پر رکھا - رکھتے ہی گر پڑا
دل پر سخت چوٹ آئی یہ کہکر کہ پھر
درویش بجان درویش ٹھنڈے
پانی سے غسل کر کر بن سلے
ہوئے تہمد اور چادر کو اوڑھ کر
تخت پر کھڑا آسمان کیطرف ہاتھ
کئے ہوئے یا وہاب یا وہاب
کا ورد نرم اور درد ناک آواز سے
کر رہا ہے -
آسمانون کے دروازے کھل گئے
ہین اور رحمت ازلیہ جوش مین
آگئی ہے - زبان حال چلا رہی
ہے ہل من سائل - ہل من تائب

ہل من مستغفر

مراقبہ کا ٹھیک وقت ہے۔ آفتاب
توحید افق عالم پر طلوع کیا ہوا
عارفوں کے دلوں پر چمک رہا ہے
گھنٹے بج رہے ہیں۔ اوسوقت
ایک فقیر یہ سوال کرتا نکلا۔

خواب غفلت سے اٹھو قصد عبادات کرو
صبح کا وقت غنیمت ہے مناجات کرو

اس آواز سے ہمارے راوی کی
نیند بھی اوچٹ گئی۔ چل کھڑے ہوئے
تو شتر بے مہار کی طرح جدہر منہ اوٹھا
چلتے تھے یکایک چونک پڑے۔
ابن یہ مین کہاں آیا۔ یہ کسی بڑے
رئیس کا مکان ہے۔ اب تک
ہم اس مکان سے واقف نہ تھے
یہ تو اس فکر مین تھے کہ اس
کوٹھی کی حقیقت معلوم کرین۔ ہر
کمرے مین اوسی طرح گھس جاتے
تھے جیسے اپنا خاص گھر ہے اور ہر
کا حال سنئے۔

ہر دم از این باغ برے میرسد
تازہ تر از تازہ ترے میرسد

نیا گل کھلتا ہے

گردون پہ جب بیاض سحر کا ورق کھلا
یعنی کتاب ذکر خدا کا سبق کھلا۔
بزم جہان مین دفتر نظم و نسق کھلا
ظلمت نہان ہوئی در باغ شفق کھلا
پہونچا شفق پہ ماہ کو حکم انقلاب
موج ہوا سے پھول کھلا آفتاب کا

گھڑیالی نے موگری تو لکر گھنٹی پہ
چوٹ کی ٹھن ان ان ان
واہ رے تیری گھن گرج اُھوم ایک
ٹھن وداب کیسا دم رکا ہوا ہے
کہ تیری گنین۔ مگر جاگی تیرے
گھنٹے کی آواز سنائی نہین دی
چھین خوش ہو گئین